ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR — بدر — QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg: No: L. CCLXXXIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نورالدین

جلد ۱۳ — ۶ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۳ء و ۳۰ جیٹھ سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات — نمبر ۱۵

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محی و موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفاں ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جا بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں ہادی و سالار عباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
... کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں ...
نزد ما کفر است

... ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت اپنے پاک مقاصد کی تکمیل اور جماعت کی اصلاح میں مصروف ہیں بخاری کا درس قرآنمجید کے بعد عصر کے وقت دیتے ہیں آجکل ساتواں پارہ سنا رہے ہیں۔

اہلبیت حضرت مسیح موعود خیر و عافیت سے ہیں۔ جناب صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کی صحت اچھی ہے اور آپ عنقریب اخبار الفضل شائع کرنے والے ہیں۔

گٹاک (بنگال) کے جو دوست تشریف لائے تھے وہ واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ انکا اخلاص قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں پر اپنے فضل نازل کرے۔

امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکل آیا دس لڑکوں کو اس سال امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ جن میں سے سات پاس ہوئے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:۔

محمد امین - دین محمد - عبد العزیز - ساون سنگھ مولا بخش - علیم الدین - عبد اللطیف

دار الضعفا قریب اختتام ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے مساعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ مشکور فرمائے۔

بابا محمد حسن صاحب کی نسبت کالج گڑھ سے رپورٹ آئی ہے کہ قریبا ۱۴/۵ من غلہ اور نقد ۱۱/ جمع کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ تبلیغ بھی بڑے جوش سے کر رہے ہیں۔

[illegible] ہیں تو خواجہ صاحب نے رسالہ کے لئے [illegible] بھیجے گئے .. اور وہ دوسرے بھائیوں کو اسطرف متوجہ کرتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مع شیخ عبد الرحمن لاہوری وغیرہ احباب پہلے موضع [illegible] میں جلسہ احمدیہ پر تشریف لیگئے پھر وہاں سے کامیابی کے ساتھ فارغ ہوکر [illegible] پہنچے مفصل رپورٹ آئندہ بدر میں دیجائیگی (اشرف اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ہمارا دار العلوم

مدرسہ کے زیر تعمیر کمروں میں گھومتے ہوئے میری طبیعت میں ایک جوش اُٹھا اور چند اشعار موزوں ہوئے جو ہدیہ ناظرین بدر ہیں۔

دلچسپیوں کا مرکز دار العلوم ہوگا
بیت الفنون اس کا ہر ایک روم ہوگا
ہم ہونگے یا نہ ہونگے لیکن یقین جانو
دارالامان ہوگا دار العلوم ہوگا
گھربار تک لٹا کر اسکو نہ جو بنائے
مذہب میں عاشقوں کے وہ سخت شوم ہوگا
تعلیم انگریزی کل مدرسوں سے بڑھ کر
قرآن کے درس کا بھی اس میں لزوم ہوگا
دیکھو گے جب اُٹھو گے تبلیغ کے لئے ہم
اور سامنے ہمارے روما و روم ہوگا
ہند و سندھ کابل - لندن فرانس و جرمن
افریقہ ڈائر کا سب میں قدوم ہوگا
رازی سے کچھ جواں ہیں کچھ ابن تیمیہ سے
اک روز جن کے ہاتھوں قمع رسوم ہوگا
پھیلیگا نور دیں کا عرفان کا یقیں کا
محمود ابن مہدی بدر النجوم ہوگا
گلزار احمدی کا بلبل ہے قاضی اکمل
جو ہمنوا نہ ہوگا وہ کوئی بوم ہوگا

سرمہ پیر برکت علی صاحب احمدی ساکن رنمل ڈاکخانہ پنڈی کالو ضلع گجرات ملک پنجاب ایک مخلص شریف خاندانی احمدی بھائی ہیں اُنھوں نے دو سرموں کا نمونہ ہم کو بھیجا ہے (۱) [illegible] بصر۔ [illegible] کمی بصر۔ دھند۔ جالا۔ غبار آنکھ دُکھنے اور سرخ ہوجانے۔ ککرے وغیرہ کا علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/

(۲) سرمہ سفید۔ خارش چشم اور پھولا کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴/ ہے۔

احباب منگوائیں۔ اور فائدہ اُٹھائیں۔ پیر صاحب قابل اعتبار آدمی ہیں۔

ڈاک ولایت

ایڈیسن آج اس زمانہ کی اخباری دنیا میں امریکہ کے مشہور موجد ایڈیسن اور اُس کے کارناموں سے کون آگاہ نہیں۔ موجد بھی اپنی خاص محنت اور توجہ کے سبب دینی نہیں پر دنیوی کاروبار میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ اسواسطے موجد اور مجدد کے الفاظ بھی بہت کچھ آپس میں ملتے جلتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض ایجادات بھی الہام کی روشنی سے ہوتی ہیں۔

ایڈیسن کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض ایجادات کے مکمل کرنے میں اُس نے کسقدر توجہ کی اور محنت برداشت کی

ایڈیسن کی ایجادات اور اس کے مختصر حالات پر ایک دلچسپ کتاب امریکہ میں مدت سے چھپی ہوئی ہے۔ جسکا نام ہے ایڈیسن اینڈ ہزان ونشنز Edison and His Inventions pp. 290 Cloth. Price 1.00 Published by Rhodes & Mcclure 106 So. Jefferson St. Chicago, Ill. U.S. America. Price one doller.

اس کتاب میں لکھا ہے کہ ایڈیسن کا جسدن نکاح ہوا اُس دن وہ اپنے کارخانہ میں بیٹھا ایک ایجاد کی تکمیل میں غور کر رہا تھا اس میں آدھی سے زائد رات گذر گئی جب کہ اُس کا کوئی دوست "اتفاقاً" اسطرف سے گذرا اور کمرے میں روشنی پاکر اندر آیا۔ اور ایڈیسن کو اپنے فکر میں غرق دیکھ کر اُسے یاد دلایا کہ آج تو آپ نے شادی کی ہے اور بارہ بجے تا حال گھر نہیں گئے۔ تب اُسے اچانک شادی والی بات یاد آئی اور کام بند کر کے گھر کو گیا

ایک ایجاد کے آخری مرحلہ میں بعض پیچیدگیوں پر غور کرتے ہوئے وہ ایک دفعہ ساٹھ گھنٹہ تک برابر جاگتا رہا۔ تب جاکر بات ٹھکانے پہنچی۔ اور پھر تیس گھنٹہ تک سویا ہی رہا۔ ایکدفعہ کسی ڈنر پر اُسے بلایا گیا تو اُس نے جواب دیا کہ کوئی اب مجھے لاکھ روپے بھی دے تب بھی میں اس جسمانی عیش پر دو گھنٹے خرچ کر دینا پسند نہیں کرتا۔ ایڈیسن کی عمر اس وقت ۶۶ سال کی ہے مگر ہنوز چستی سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ ابتدائی زندگی میں اُس نے بہت سے مصائب اُٹھائے مگر کبھی بے حوصلہ نہ ہوا اور ہمیشہ قدم آگے بڑھاتا رہا۔

اُس کی کتاب سے کچھ ظاہر نہیں ہوتا کہ اُس کے مذہب کا کیا حال ہے۔ اور جیسا کہ یورپین کتابوں کا عموماً حال ہے اس قریباً تین سو صفحہ کی کتاب میں کہیں خدا کا نام تک مجھے نظر نہیں آیا کاش کہ اس دنیوی آرام دہ ایجادوں کے ساتھ اُس نے کچھ توجہ اپنے خالق حقیقی کی طرف بھی کبھی کی ہوتی۔

فہرست ہائے کتب

آجکل یورپ امریکہ میں جو محققانہ کتب شائع ہوتی ہیں اور ان میں سے اکثر کے حوالجات ہمارے اخباروں میں دئے جاتے ہیں۔ مثلاً انسائکلو پیڈیا برٹینیکا۔ ببلیکا۔ جیواش۔ وغیرہ اور ایسا ہی وہ مضامین جو مذہبی تحقیقات کے متعلق ان ممالک کے مختلف ماہواری رسالوں میں وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے ہیں ان سب کے مطالعہ کرنے میں ایک دقت یہ پیش آتی ہے کہ ان میں پھر جن کتابوں کے حوالے دیئے جاتے ہیں اور وہ بہت ہیں وہ ایسے اختصار سے لکھے جاتے ہیں کہ عام فہم نہیں ہوتے۔ بعض کتابوں کے ابتدا میں ان کا کچھ حل دیا ہوا ہوتا ہے اور بعض کے ابتدا میں کچھ نہیں ہوتا اب ہمیں اس بات کے معلوم کرنے سے خوشی ہوئی ہے اور اس قسم کے مضامین کے مطالعہ کرنے والوں کی آگاہی کے واسطے ہم لکھ دیتے ہیں کہ امریکہ میں ایک صاحب نے ان اختصارات کے حل کی ایک کتاب چھاپ دی ہے جس میں بردیف وار یورپ کی تمام زبانوں کے علمی کتب کے اختصارات اور ان کے حل لکھ دیئے ہیں۔ اس مفید کتاب کا نام ہے Abbreviations & Technical terms used in in Book Catalogs & in Bibliographies by Frank Keller Walter - Published by the Boston Book Company Boston - Mass. U. S. A.

اس کتاب کی قیمت ایک ڈالر امریکائی مبلغ ۴ روپے ہے

جواب استفتاء

دروغ مصلحت آمیز کے متعلق جو سوال درج بدر ہوا تھا اُسکا نہایت معقول اور مدلل جواب ہمارے مکرم دوست داروغہ عبد الحمید صاحب نے لکھا ہے جسکا پڑھنا ناظرین کے واسطے پُر لطف ہوگا (ایڈیٹر)

" اخبار بدر مورخہ ۲۴ - اپریل ۱۹۱۳ء میں جو استفتاء درج ہے کیا مسئلہ اسلام دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کے جواز کو گوارا کر سکتا ہے اور یہ کہ آجکل معترضین اسلام اس مسئلہ پر دے کر رہے ہیں اگرچہ اس استفسار میں علماء مخاطب ہیں لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں نے بھی غور کیا تو معلوم ہوا کہ اسلام پر یہ اعتراض قلت تدبر یا چالاکی اور شرارت سے کیا جاتا ہے۔ اسلام دروغ مصلحت آمیز کے جواز کو ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ یہ ایک مصرعہ ہے کتاب گلستان کا۔ قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں نہ کوئی حدیث ہے اور اسلام قرآن مجید اور حدیث کا پابند اور اسلام پر اعتراض [illegible] ہے ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مصرعہ مسلمانوں میں سے ایک ایسے بزرگ مسلمان کا ہے جس کے نام کے ساتھ علیہ الرحمۃ لگایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اسلام پر اعتراض عاید ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی معقول نہیں ہے کیونکہ کسی مسلمان کی غلطی کا ذمہ دار اسلام کو سمجھنا سراسر لغو اور بیجا ہے۔ کیونکہ اسلام کو مسلمانوں کے یا کسی مسلمان کے خود تراشیدہ مسائل سے کچھ بحث اور سروکار نہیں ہے۔ پس یہ اعتراض ہرگز قابل سماعت نہیں ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ سعدی علیہ الرحمۃ جیسے بزرگ نے دروغ مصلحت آمیز کو جائز قرار دینے میں قرآن مجید کی صاف اور صریح آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ہوتے ہوئے کیوں غلطی کی۔ سو واضح ہو کہ یہ مصرعہ گلستان کے باب اول کی پہلی ہی حکایت میں ہے۔ اور یہ اُس بادشاہ کا مقولہ ہے کہ جس نے ایک اسیر کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اور جب اُس قیدی نے بادشاہ کو حکم قتل سُنکر گالیاں دیں اور بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے تو ایک نیک وزیر نے کہدیا کہ کہتا کیا ہے یہی کہتا ہے کہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس یعنی غصہ اور غضب کی حالت میں ضبط کو کام میں لاکر آدمیوں پر بخشش کرنے والوں کیلئے خدا کے یہاں بڑے مدارج ہیں۔ دوسرے وزیر نے اسے غلط بتائی اور کہا کہ تم بادشاہ کے روبرو جھوٹھ بولتے ہو وہ تو بادشاہ کو گالیاں دے رہا ہے اور خدا جانے تم کیا بک رہے ہو۔ اسپر بادشاہ نے کہا کہ مجھے تیرے سچ سے اس کا جھوٹھ زیادہ پسند ہے کیونکہ اُس کا جھوٹھ مصلحت پر مبنی ہے اور تیرا سچ فتنہ و فساد کی جڑ ہے اور خردمندوں نے کہا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ اب اس حکایت سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مصرعہ شیخ علیہ الرحمۃ کا مقولہ نہیں ہے بلکہ بعض اہم اور خطرناک واقعات موجودہ کے لحاظ سے بادشاہ نے اُس وقت دروغ مصلحت آمیز کو راستی فتنہ انگیز پر ترجیح دیکر اپنی [illegible] صاف فرما رہے ہیں کہ راستی موجب رضائے خدا است "ابلہ دروغ آدمی را کند شرمسار" اب تو یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے نہ شیخ علیہ الرحمۃ کا مقولہ ہے۔ بلکہ خردمندوں کی ایک بات ہے اگر اُن کی یہ بات غلط ہے تو کوئی نئی بات نہیں ہے وہ تو ہمیشہ ہی

ٹھوکریں کھا کر بیچارے بھٹکتے رہے ہیں اور اسلام کا عقلمندوں پہ بڑا احسان ہے کہ اُسنے ہر زمانہ میں عقلمندوں ہی کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے اور قیامت تک کرتا رہیگا۔ اسلام تو یہی تعلیم دیتا ہے کہ غلطی سے پاک سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا کلام الٰہی کو ہی اپنا دستور العمل بناؤ۔ اگر خردمندوں کے اس مصرعہ میں فی الحقیقت غلطی ہے تو معترض کو چاہیئے کہ جہاں پہلے عقلمندوں کی اور صدہا غلطیاں آج نکالی جارہی ہیں وہاں ایک اس غلطی کو بھی تسلیم کرکے عقلمندوں کی بیوقوفی کی فہرست میں اضافہ کردیں۔ لیکن ذرا صبر کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کا نام قلمزد کرکے آپ کا نام درج کرنے کی نوبت پہنچے۔ اس وقت سے بچنے کیلئے میں پہلے غور کرلوں کہ فی الحقیقت پہلے خردمندوں سے غلطی ہوئی یا اِن خردمندوں سے جو دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز پر اعتراض کررہے ہیں۔ پہلے یہ تو انھیں کی سمجھ کا قصور نکلا۔ اچھا ہوا کہ اسپر بھی غور کرلیا گیا۔ ورنہ درحقیقت نام ہی کاٹنا پڑتا۔ خیر سُنئے معترضین اسلام یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس مصرعہ میں دروغ مصلحت آمیز کا جواز ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست مصرعہ تو اُسکو صاف صاف ناجائز قرار دیکر پہلے عقلمندوں کی بریت اور حال کے معترض عقلمندوں کی روسیاہی کررہا ہے اچھا اب مطلب بھی گوش گذار کرتا ہوں۔ غور کیجئے اس مصرعہ میں تو دو ناجائز اور بری باتوں میں سے ایک کو ترجیح دی گئی ہے۔ جیسا کہ محاورہ عام ہے معنی تو یہ ہیں دروغ مصلحت آمیز اچھا ہے راستی فتنہ انگیز سے اور مطلب یہ ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بیشک بُرا ہے مگر اُس سے بھی زیادہ بری کوئی چیز ہے تو وہ راستی فتنہ انگیز ہے۔ یعنی دروغ مصلحت آمیز اور راستی فتنہ انگیز دو بری باتوں میں نسبتاً دروغ مصلحت آمیز اچھا ہے۔ لیکن ہیں دونوں بُری باتیں اب تو معترضین اسلام کو یقین آنا چاہیئے کہ واقعی "خطا ہم اُن کی سمجھے تھے قصور اپنا نکل آیا" اگر اچھی طرح ذہن نشین [illegible] بیوقوف ملنے میں تو صرف اسوجہ سے پہلے عقلمندوں کی بریت کرنے کی خوشی کرتا ہوں کہ اگر اُن کی غلطی ہوتی تو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ خاموش نہ رہتے۔ اس مصرعہ پر ضرور روشنی ڈالتے لیکن معترضین اسلام کو اگر انھیں کی غلطی معلوم ہوتی تو پھر بھی ہمارا کچھ ہرج نہیں ہے بلکہ فائدہ ہے کیونکہ اس سے عقلمندوں کا غلطی کرنا اور ٹھوکر کھانا ثابت ہوتا ہے اور اسلام یہی بتلاتا ہے کہ عقل صحیح نتیجہ نکالنے میں اکثر غلطی کرتی ہے۔ اب ذیل میں چند مثالیں تحریر کرتا ہوں۔

ایک مسلمان کہتا ہے۔ یہودی سے عیسائی اچھا مطلب یہ کہ دونوں بُرے مگر یہودی زیادہ بُرا۔ ایک عیسائی کہتا ہے۔ ہندو سے مسلمان اچھا۔ مطلب دونو بُرے مگر بُرائی میں ایک کو ایک پر ترجیح ہے۔ ایک آدمی جان سے تنگ آکر۔ اس جینے سے مرنا اچھا۔ مطلب وہی ہے کہ دونوں بُرے۔ ایک مسافر دھکے کھا کر۔ اس جھکڑے سے تو پیدل چلنا اچھا۔ مطلب وہی ہے کہ دونوں بُرے۔ ایک سوار مارتے مارتے تھک کر۔ اس کم بخت گھوڑے سے تو گدھا اچھا۔ مطلب وہی ہے کہ دونوں بُرے اور یہ کہ محنت بہرحال۔ ایک بی بی اپنے خاوند کے ظلم سے تنگ ہوکر۔ روز روز کی جوتی پیزار سے تو یہی اچھا کہ طلاق دیدو یا مار ڈالو۔ کیا اس میں طلاق یا قتل کی خوبی نکلتی ہے۔ خدا کے لئے غور کرو اور عقل سے کام لو۔ ایک یہ مشہور مثل ہے کہ دشمن دانا بہ از دوست ناداں کیا اس کی رُو سے ہر انسان کا فرض ہے کہ عقلمندوں کو تلاش کرکرکے دشمن بنائے کیونکہ دشمن دانا اچھا ہوتا ہے نہیں جناب یہ مطلب نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ دشمن بُرا اور دانا دشمن اور بھی بُرا کیونکہ دشمن کا عقلمند ہونا نقصان پہنچانے میں بڑی مدد دیگا مگر دشمن دانا سے بھی زیادہ بُرا دوست ناداں ہے یہ اس لئے کہ اُس کا دشمن ہونا معلوم تو ہے اس سے بچنے کی بھی تدابیر کیجاسکتی ہیں مگر اس اُلٹی گھونسہ کا تو کچھ علاج ہی نہیں کہ دوستی میں آفت برپا کرتے ہیں جسطرح اس مثل کا یہ مطلب ہے۔ دشمن دانا بہت بُرا ہوتا ہے مگر اس سے بھی زیادہ بُرا نادان دوست ہے۔ خدا دونوں سے بچائے۔ اسیطرح دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کا یہ مطلب ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بُرا مگر راستی فتنہ انگیز اُس سے بھی بُری اللہ تعالیٰ دونوں سے محفوظ رکھے۔ ایک نیک باپ اپنی نالائق اولاد پر افسوس کرتے ہوئے نالائق اولاد کے ہونے سے نہونا اچھا۔ کیا اسمیں اولاد کا نہونا [illegible]

[illegible] زنان باردار اے مرد ہشیار۔ اگر وقت ولادت مار زایند
ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند۔ کہ فرزندان ناہموار زایند

مطلب یہ کہ نالائق اولاد سے سانپ کا پیدا ہونا اچھا اور اچھا ہی نہیں بلکہ بہت ہی اچھا دروغ مصلحت آمیز والے مصرعہ میں تو لفظ بہ ہے اور اس قطعہ میں بہتر کا لفظ ہے اب کیا آپ یہ نتیجہ نکالینگے کہ سانپ کا پیدا ہونا مدح اور صفت کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ چونکہ سانپ کا پیدا ہونا بمقابلہ نالائق اولاد کے اچھا کہا گیا ہے اس لئے یہ ثابت ہوا کہ سانپ کا پیدا ہونا اچھا ہے اور جائز ہے۔ نہیں نہیں یہ مطلب ہرگز نہیں ہے مطلب تو صاف ہے کہ سانپ کا پیدا ہونا بہت بُرا ہے مگر اس سے بھی زیادہ بُرا نالائق اولاد کا پیدا ہونا ہے اور چونکہ نالائق اولاد کا ہونا بہت ہی زیادہ بُرا تصور کیا گیا اور سانپ کا پیدا ہونا اس سے کم درجہ پر اس لئے کہا گیا کہ اس سے تو سانپ ہی پیدا ہوتا تو اچھا تھا اور فی الحقیقت بہ نسبت ایک زیادہ بُری چیز کے ایک کم بُری چیز اچھی کہی جاسکتی ہے جیسے کسی کی جیب میں سے ایک گنی گر جائے اور وہ کہے اس سے تو اگر روپیہ ہی نکل جاتا تو اچھا تھا۔ اب کیا آپ کی رائے میں وہ روپیہ کے گر جانے کو اچھا اور جائز قرار دیتا ہے نہیں وہ کہتا ہے کہ روپیہ کا نقصان بُرا ہے مگر گنی کا نقصان اس سے بھی زیادہ بُرا اور اس بڑے نقصان کے مقابلہ میں وہ کم نقصان اچھا ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کیا اب بھی معترضین اسلام کی سمجھ میں نہ آئیگا کہ دروغ مصلحت آمیز بہ ایک لعنت کے قابل ہے تو راستی فتنہ انگیز دو لعنت کے قابل اور اسوجہ سے راستی فتنہ انگیز کے مقابلہ میں دروغ مصلحت آمیز نسبتاً اچھا ہے یعنی اگر یہ ملعون ہے تو وہ ڈبل ملعون ہے۔ ہاں اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ راستی فتنہ انگیز کو کیوں اسقدر بُرا سمجھا گیا سو یہ سوال اپنی جگہ پر ہے اس بحث سے کچھ تعلق نہیں ہے جب یہ سوال ہو تو مفصل جواب دیا جاسکتا ہے لیکن مختصراً یہاں بھی عرض کردیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ فتنہ و فساد اظہر من الشمس ہے کہ نہایت بُری چیز ہے اور جب فتنہ و فساد برپا ہوجاتا ہے تو ہزارہا کردہ و ناکردہ گناہ مخلوق خدا کا کشت و خون ہوجاتا ہے اور بڑی تباہی و بربادی ہوتی ہے اور امن اُٹھ جاتا ہے اسیواسطے فرمایا ہے کہ الفتنۃ اشد من القتل۔ یعنی فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے اور دوسرے لفظوں میں اسکا مطلب اسطرح بھی بیان کیا جاسکتا ہے فتنہ سے قتل اچھا۔ اب کہیں مخالفان اسلام قتل کو اچھا سمجھکر قتل نہ کرتے پھریں کیونکہ تو ان مخالفان اسلام کیا مخالفان عقل کے عقل سے کچھ بعید نہیں معلوم ہوتا کہ ایسا [illegible] کہ اسلام میں قتل کو اچھا اور جائز بتلایا گیا ہے حالانکہ اس میں بہ نسبت قتل کے فتنہ کی شدت بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ واللہ لا یحب المفسدین پس بہ نیت فتنہ و فساد کوئی ایسی سچی بات ظاہر کرنا بلا شک و شبہ بہت ہی بُرا ہے جبکہ ظاہر نہ کرنے میں کوئی ہرج و قباحت نہ ہو۔ اب میں اپنے خیال میں جسقدر ضرورت تھی اُس سے زیادہ تحریر کرچکا ہوں لہٰذا ختم کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اگر اس مضمون میں کوئی بات مفید اور ٹھیک ہو تو اس سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔ عبدالحمید

کلامِ امیرؓ

مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۹۱۳ء کو شیخ عبداللہ صاحب نومسلم سابق ڈاکٹر بھگوانداس کشتہ - ستارہ ہند عیسائی - ہیڈ ماسٹر سکول سہارنپور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مشرف باسلام ہونے کے لئے پیش ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وعظ فرمایا جسمیں کلمہ اور اسلام کی حقیقت کو بیان فرمایا اس وعظ کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے -

اسلام کیا چیز ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے - کہ اس میں بھول بھلیاں نہیں ہیں - اسلام کا خدا وہی خدا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح نے کہا کہ مجھے نیک نہ کہو نیک وہی ایک ہے یعنی خدا - ہندوؤں میں اس کو پرم اِشور یعنے بڑے سے بڑا ایشور کہتے ہیں - اسلام اسی کو دنیا میں لایا ہے اور اس کو اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کے رنگ میں پیش کیا جس کے معنے ہیں کہ اللہ کے سوائے پرستش کے لائق کوئی چیز نہیں -

دنیا نے درختوں کو - پانی کو - سورج و چاند کو جانوروں کو - پتھروں اور آدمیوں کو معبود بنایا لیکن اسلام نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ کر تمام شرکوں کی جڑ کاٹ دی کہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی پرستش کے لائق نہیں ہے - بعض لوگوں نے گرڑ (نیل کنٹھ) کو بھی خدا کہا ہے اور اس کو سب جانوروں کا بادشاہ کہتے ہیں اور عیسائیوں نے تو اور بھی غضب ڈھایا ہے کہ ایک آدمی کو جو کھانے پینے اور دیگر تمام حوائج انسانی کا محتاج تھا خدا بنا دیا اور انسان کو خدا بنایا - ایک پرانا مسئلہ ہے - جب کوئی پیشوا بن کر آیا - اور اس نے اصلاح کی اور پھر وہ کامیاب ہو گیا تو اس کو خدا بنا دیا گیا لیکن افسوس ہے کہ حضرت مسیح تو کامیاب بھی نہ ہوئے بلکہ اس کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا لیکن پھر بھی اس کو خدا بنا دیا گیا - لا الٰہ الا اللّٰہ کے معنے یہی ہیں کہ صرف اللہ ہی ہے - جو کہ انسان کی ضروریات کی تمام چیزیں مہیا کرتا ہے - اور ان کو پیدا کرتا ہے اس کے سوا کسی اور کی پرستش نہ کرنا اور کسی اور کو معبود نہ جاننا اور اللہ کے معنے معبود ہیں - خدا کے سوا غیر کو پوجنا اور سجدہ کرنا اس کا نام شرک ہے لیکن اسلام نے جہاں اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ فرمایا ہے - وہاں ساتھ ہی اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ بھی رکھا ہے اور اس کا بھید یہ ہے کہ چونکہ دنیا میں جب کبھی کوئی راستباز آیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد اس کے ماننے والوں نے اس کو خدا ٹھیرا لیا - رامچندر جی کو خدا بنایا گیا - کرشن جی کو خدا ٹھیرا گیا اور حضرت مسیح کو بھی خدا اور خدا کا بیٹا بنایا گیا ہے حالانکہ حضرت مسیح نے کہا بھی تھا کہ مجھے اچھا نہ کہو بلکہ اچھا ایک ہی ہے - جس کو خدا کہتے ہیں - اس لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نقطہ تجویز فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے بھی ان کی ہی طرح بنایا جاوے - تو لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ اپنا عبد اور رسول ہونا بھی رکھ دیا - اور اسی امر کو مدنظر رکھا اور اس کی وجہ یہی ہے کہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللہ رکھا تھا تاکہ توحید ہمیشہ مدنظر رہے اور کسی زمانہ میں مجھے خدا نہ بنایا جاوے لوگ قبروں پر طواف کرتے ہیں - سجدہ کرتے ہیں - اور بعض ملاؤں نے لوگوں کی خوشامد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنی دنیا میں کمی نہ آنے کی وجہ سے اس کو سجدۂ تعظیم کہہ کر جائز ہی کر دیا - حالاں کہ یہ بالکل غلط ہے - گویا لوگ توحید پر قائم ہونے کے بعد پھر عیسائی بنتے ہیں اور ان کی راہ کو اختیار کرتے ہیں - توحید اصل ہے اسلام کا اور اس امر کو پورا کرنے کے لئے بآواز بلند اذان میں اللّٰہ اکبر - اللّٰہ اکبر رکھا ہے اور اکبر ایسا کلمہ ہے کہ اس میں خدا کی اعلےٰ درجہ کی تعظیم ہے - اکبر سے بڑھ کر اور کیا لفظ ہو سکتا ہے - پھر اسلام کا دوسرا پہلو شفقت علے الخلق اللہ ہے - سو زکوٰۃ اور حج کا حکم کر کے عام لوگوں پر شفقت کرنا سکھایا اور نماز - روزہ کا حکم کر کے اپنی جان پر شفقت کرنا سکھایا - روزہ بڑی بابرکت چیز ہے اور اس میں انسان کو مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنی جان کے لئے ناجائز طور پر کوئی چیز استعمال نہ کرے کیوں کہ جب روزہ میں جائز چیزوں کو چھوڑنا سیکھے گا تو محمد رسول اللہ کو سچا سمجھتا ہوا اس کی ناجائز کردہ چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا - غرض نتیجہ کلمہ شہادت سے یہ نکلا - کہ اللہ کے سوائے کسی اور کو معبود نہ جانو اور محمد اللہ کا رسول اور بندہ ہے اور نماز - روزہ حج اور زکوٰۃ میں انسان کی اپنی جان کی بھلائی اور دیگر عام مخلوق کی بھلائی ہے ورنہ کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرتے وقت پانی چھڑکنے سے کیا فائدہ - اور دنیا کے متعلق تو حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا آسان ہے لیکن دولتمند کا خدائی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے - آخیر میں دعا فرمائی اور ماسٹر صاحب کا نام عبداللہ پسند فرمایا -

---

حضرت خلیفۃ المسیح کی نوٹ بک سے ایک ورق

مسیحی لوگ

۱ - عملاً توریت کے حلال وحرام اور امر ونواہی اور اس کے احکام سے قطعاً ان کو سروکار نہیں اور بائبل کی اشاعت پر ایسا زور لگاتے ہیں - جسے دیکھ کر تعجب آتا ہے - اور یوں روپیہ پانی کی طرح اس پر بہاتے ہیں اس کا ایک سر ہے -

۲ - تحقیق در تحقیق میں لگے ہوئے ہیں - قطب جنوبی میں غرق ہو رہے ہیں - مسیح کی انجیل کو کھو بیٹھے ہیں - اس کا نام نشان نہیں - ہاں (ایلی ایلی لما سبقتانی) باقی رہ گیا ہے -

۳ - سنن اللہ مداف نیچر کے دلدادہ ہیں - شیر کا بچہ شیر اور شیر کے اوصاف سے متصف - الٰہی صفات میں علم کامل - تصرف کامل اور یہی ربوبیت کے در پر ہیں - گو مسیح فرماتے ہیں کہ اس گھڑی کا علم بیٹے کو بھی نہیں اور دو حواریوں کو فرمایا - دائیں بائیں بٹھانا میرے اختیار میں نہیں -

۴ - زانی کو آتشک اور خاص سوزاک - اور مرتکب جرائم کو خاص دہڑکا ہو اور مسیح کفارہ ہے - گناہ کا اثر جسم پر پڑتا ہے اسی واسطے عورت دردزہ میں مبتلا ہوتی ہے اور تکلیف سے بچہ جنتی ہے - گو مسیحی عورت ہو - اور مرد پسینہ سے ہاں ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائے - گو نیک مسیحی ہو - آتشک کا مارا بپتسمہ سے شفا نہیں پاتا - مسیح جب شیطان پر فتحیاب ہوا تو تمام مسلمان جو مسیح کے مخالف ہیں - مسیح فرماتا ہے - جو ہمارا مخالف نہیں وہ ہمارا ہے - مسلمان بھی نجات پائیں گے ؎

۵ - مسئلہ تثلیث و کفارہ بین دعویٰ ہے - اس میں عقل کو دخل نہیں - الٰہی کلام سے اس کو قائم کرو - اور خیال نہیں کرتے - اگر عقل کا دخل باقی نہ رہے - تو کسی غلط مذہب پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ایک سناتن دہرمی کہہ سکتا ہے - کلام الٰہی بت پرستی کا حکم دیتی ہے - مجوسی کہہ سکتا ہے - کلام الٰہی آگ کی پرستش کی رہنمائی فرماتی ہے - آریہ کہتا ہے - روح زمانہ - مکان - پرکرتی اور پرمیشر کے غیر مخلوق ہونے پر وید کلام الٰہی رہنما ہے اور بس۔

۶ - مسیحی فلسفی (ارنلڈ) نے کہا - تثلیث اور کفارہ کے سمجھنے میں ایشیائی عقلیں قاصر ہیں۔

میں نے کہا کہ خداوند نے ایشیائی جسم میں جنم لیا تھا۔ پطرس وغیرہ سب ایشیائی تھے - وہ تو اس کے ناواقف ثابت ہوئے اسلئے مسئلہ ایجاد یورپ ہے۔

۷ - دعاوی اناجیل کو انجیل مدلل نہیں کرتی - اسلام پر جو اعتراض کرتے ہیں ان سے انجیل ساکت ہے - اور جرح کو مدلل اور مبرہن نہیں کرتے - جہاد - غلامی - کثرت ازدواج طلاق پر نالاں ہیں - لاکن توریت کے جہاد - خود ان کے قومی مذہبی جہاد ناگفتہ بہ ہیں غلامی جنگی قیدی - جل خاتون ہیں اور مسلمانوں کے یہ قیدی کتوں کی طرح گھر بلا پردہ رہیں - کثرت ازدواجی کے مگر - مگر تقوے کا حال ناگفتہ بہ - کنچنیوں کا لشکر میر ہو ضروری ہے۔

نور الدین

گئو رکھشا اور ہندو دشواریاں

گائے کشی کے متعلق آج تک جن مختلف پہلوؤں سے مضامین لکھے اور مباحثے اور مناظرے ہوتے رہے ہیں - ان میں ہندو صاحبان ہمیشہ گائے کے منافعات دکھاکر اس کے مارنے کا مسلمانوں کو ہی بلکہ اسلام کو ملزم کرتے رہے ہیں - لیکن یہ عجیب بات ہے - کہ برعکس نہند نام زنگی کافور والا معاملہ ہے - کیونکہ اسلام ایسا مذہب نہیں - کہ کسی شے کے حقیقی فوائد سے انسانوں کو محروم کرے بلکہ اس نے تمام جائز اشیاء سے جائز نفع اٹھانے کا علم اور ضرورت سکھلائی ہے اور یہ سکھلایا ہے کہ اعلےٰ منافعات کی حفاظت کے لئے ادنیٰ منافعات قربان کر دئے جائیں تو کوئی مضایقہ نہیں لیکن اس میں بھی ضرورت کو شرط لگا دیا ہے مگر اعلیٰ منافعات کا ادنے منافعات کی خاطر کسی حال میں قربان کرنا جائز نہیں رکھا اسی وجہ سے تو یسوع مسیح کے جو تمام دنیا کے گذشتہ موجودہ اور آئندہ عیسائیوں سے اعلےٰ تھا عیسائیوں پر قربان (کفارہ) ہو کر لعنتی ہونے کے اعتقاد کی سخت مخالفت کرتا ہے - قرآن کریم میں جہاں شراب کی حرمت کا حکم دیتا ہے وہاں بھی اسی قسم کا ایک اصول تعلیم کرتا ہے کہ جس چیز میں نقصان بہت ہوں - اور فائدے کم ہوں اس کو ترک کرنا چاہیئے اور جس کے منافع نقصانات سے زیادہ ہوں ان کو اختیار کر لینا مناسب ہے۔

غرض ہر ایک گائے کے زندہ رکھنے کے منافعات اگر اس کے مارنے کے فائدوں سے زیادہ ہیں - تو اسلام اس کا مارنا پسند نہیں کرے گا - قرآن کریم میں گائے وغیرہ چارپائیوں کو انسان کے لئے فائدہ مند اور موجب فخر و عزت کہا گیا ہے - چنانچہ سورہ النحل میں جہاں پہلے انسان کی پیدائش کا کچھ ذکر کیا ہے - وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے - والانعام خلقها لكم فيها دفء ومنافع ومنها تاكلون ٥ ولكم فيها جمال حين تريحون وحين تسرحون ٥ وتحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس ان ربكم لرؤف رحيم ٥ والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة ويخلق ما لا تعلمون ٥ یعنے گائے بیلوں وغیرہ کو تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا - انہیں تمہاری کھانے پینے اور حرارت قائم رکھنے کے لئے بہت منافعات ہیں اور جب تم انہیں چرانے لے جاتے ہو اور چرا کر واپس لاتے ہو تو تمہارے لئے انہیں عجیب رونق و عزت و جمال ہوتا ہے یہ کیسی فائدہ مند چیز ہے کہ تمہارے بوجھ (گاڑیوں اور پیٹھ پر اٹھا کر) ایسی ایسی جگہوں میں پہنچا دیتے ہیں - جہاں تم خود ان کو جان توڑ کر بھی مشکل سے پہنچا سکے - یہ سب کچھ اس شفیق و رحیم خدا کی شفقت و رحمت ہے - ایسا ہی گھوڑے خچریں - گدھے وغیرہ تمہارے لئے سواری اور زینت کا سامان بنائے ہوئے ہیں اور ابھی بہت کچھ تمہاری آرام کے لئے پیدا کریگا - جس کو تم جانتے بھی نہیں۔

وان لكم في الانعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه من بين فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربين -
(النحل ۹ع ۱۴)

یعنے ہمارے انعامات اور احسانات کا سبق تم چارپائیوں میں سے بھی حاصل کر سکتے ہو کہ ہم ان کے بطن میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ تم کو پلاتے ہیں جو آسانی سے حلق سے اتر جاتا ہے۔

غرض ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گائے کے فواید کو اللہ تعالےٰ نے خاص احسان انسان پر ظاہر کیا ہے اور دوسرے چارپایوں یعنے گھوڑوں خچروں گدہوں اور غنم یعنے بکری بھیڑ کے ریوڑوں کا الگ ذکر کیا ہے - کہ تم کو ان میں سے تازہ گوشت کھانے کے لئے فرمایا ہے هو الذي سخر البحر لتاكلوا منه لحما طريا (النحل ۲ع)

یعنے دریاؤں کو تمہارا اس لئے مسخر کیا ہے کہ تم ان میں سے تازہ گوشت کھایا کرو - وغیرہ - ان سے ظاہر ہے کہ گائے وغیرہ کو انسان کی گوشت خوری کی غرض کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دودھ پلانے اور بار برداری اور سواری کے کاموں کے لئے بنایا ہے اور نیز موجب جمال اور زینت ہیں اور گوشت خوری کی غرض کو پورا کرنے کے لئے دریائی جانور بیان کئے گئے ہیں۔

اس میں شک نہیں - گائے بیل اور گھوڑے کا گوشت کھانا اسلام میں جائز اور حلال ہے - لیکن جواز اور چیز ہے اور حکم اور چیز ہے - جواز سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کام ضرور ہی کیا جاوے - اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر موقعہ اور محل کوئی ایسی ضرورت پیش کرے - تو پھر اس کو اختیار کیا جا سکتا ہے - مثلاً جب کہ گائے کی ہر چیز انسان کے لئے مفید ہے تو اس کو کسی حالت میں بیکار اور ضایع چھوڑنا اور اس کے فایدوں سے اپنے آپ کو محروم کرنے (جو انسان کے اٹھانے کے قابل ہیں) اور ادنےٰ حیوانات کی طرف منتقل کر دینا عقلمندی نہیں ہو سکتی - بعض حالات گائیوں میں ہی ایسے پیش آجاتے ہیں کہ ان سے وہ فائدے جو ان کی زندگی سے وابستہ ہیں حاصل نہیں ہو سکے - جیسے بانجھ ہونا - کسی ضرب یا عارضہ یا تقاضائے عمر کی وجہ سے بیکار ہو جانا وغیرہ ایسی صورتوں میں اگر ان کو زندہ چھوڑا جاوے تو انسان ان کی پرورش کو بالطبع بے سود شمار کرے گا - اور ان کو زندگی سے علیحدہ کر دینے میں یہ معقول فایدہ متصور

کرے گا کہ ان کے حق کا چارہ بہی مفید اور کار آمد جانور کہا بیٹھیں۔ پس ان کی حالت کو زندگی سے علیحدہ کر دینے کے لئے بہت ضروری سمجھ کر وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ انہیں ایسا بے عزت کرنے اور جنگلی جانوروں اور ارذل وحوش کی خوراک بنائے۔ اور ان کے چرم ورگ وریشہ واستخوان کو بہی ضایع کر دے۔ اسلئے وہ انکی مناسب اور جائز عزت اسمائیں سمجھتا ہے کہ انہیں اپنے وجود کا جزو بنائے اور یہ بہت ہی معتدل اور صحیح فطرتی طریق ہے۔

اسلام معتلیہ نے گائے وغیرہ کی بہت حفاظت کی ہے۔ اس نے ویدک دہرم کیطرح مذہبی ضرورتوں یا کے موقعوں پر اس کی قربانیوں کی تعلیم نہیں دی۔ اگر اسلام گائے کی قربانی کا حکم دیتا تو پھر بہی ویدک دہرم کے نقطہ تعلیم سے یہ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا تہا کیونکہ وید تو خود مقدس موقعوں پر اس کو حکم کرتے ہیں مگر اسلام ایسا نہیں کرتا۔ اگر اسلام بہی کوئی ایسا حکم دیدیتا تو پھر گائے کے وجود کے لالے پڑ جاتے۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے دنبہ۔ بھیڑ۔ بکری۔ وغیرہ کی قربانی کا حکم کیا ہے۔ جہاں سے قربانی کی بنیاد رکہی گئی ہے وہاں بہی دنبہ ہی پیش کیا گیا ہے۔ اور آں حضرت سرور کائنات صلعم نے بہی زیادہ تر دنبہ وغیرہ قربانی کئے تہے۔ گائے کی قربانی کو بہی اگرچہ اسلام نے جائز رکہا ہے لیکن جواز ایک بدل کے طور پر ہوتا ہے۔ یعنے اگر دنبہ وغیرہ کے قربان کرنے میں کوئی موانعات کسی شخصیت اور لوکیلیٹی کے لحاظ سے پیش آئیں تو پھر وہ اس صورت میں سات دنبوں کی بجائے ایک گائے دے سکتا ہے اور پھر انتخاب گائے بیل میں کہیتی کرنیوالے اور دودہ دینے والے کو وہ مستثنیٰ کر لیتا ہے۔ جس سے اس کے مفید ہونیکی غرض فوت نہیں ہوتی۔ اور ویدوں نے اس بات کو ملحوظ نہیں رکہا؟

ہمیں اس مضمون میں کسی مذہب یا کسی کمیونٹی پر اعتراض کرنا مدنظر نہیں۔ ہمیں تو صلح کی خاطر یہ بات دکہانی ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے مقابل میں حقیقی حفاظت گائے کی اسلام نے کی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی حفاظت کے زبانی ایڈووکیٹ ہندو صاحبان کا اصلی مذہب بہی گائے کی حفاظت کے اس پہلو سے بہت پیچہے رہا ہوا ہے۔ مگر جیسا کہ پنجابی مشہور ہے:۔

"ڈاڈہے نے تے چڑہ نہ سکاں ہینے تے گہرم"

(یعنے زبردست پر حملہ نہ کر سکوں اور کمزور کو دبا لوں) ہمارے ہندو بہائیوں نے مسلمانوں کو ناحق گاؤ کشی کے الزامات کے مضمون کا تختہ مشق بنا رکہا ہے۔ ہمارے عزیز وطنی بہائی اگر ذرا انصاف سے کام لے کر غور کریں تو ان پر خوب روشن ہو سکتا ہے کہ ان کا مسلمانوں کے برخلاف غصہ کرنا بالکل غیر صحیح ہے۔ مسلمان اس ملک میں آج نہیں آئے بلکہ وہ ایک ہزار برس تک تو اس ملک کے مالک اور بادشاہ رہ چکے ہیں۔ ان کے اس اقتدار اور حکومت کے زمانہ کی تاریخ کو بے تعصبی سے نظر کر کے دیکہنے سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ وہ اس زمانہ میں بہی گائے خوری کیطرف کبہی مایل نہیں ہوئے۔ فرمائیں ہمارے معزز ہندو دوست انگریزی حکومت کے ہندوستان میں عروج سے پہلے کے مسلمانوں کی گوشت خوری کی تاریخ کا مطالعہ فرمالیں۔ اور دیکہہ لیں اہل اسلام کی ہندی زندگی کی تاریخ پر گائے کشی کا کوئی زمانہ انگریزی عہد سے پہلے نہیں آیا۔ نہ تو انکی فوجوں اور چہاؤنیوں میں گائے کے گوشت کہلانیکے رواج کو کبہی مقدم سمجہا گیا۔ اور نہ ان کے گہروں اور بازاروں میں اس کے استعمال کے نمونے ملتے ہیں علاوہ بریں انگریزی علاقہ کے مسلمانوں کو چہوڑ کر دنیا کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کو دیکہ کر مسلمانوں کی عادت گائے کشی کا عام مشترک میلان سمجہا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے عرب کو دیکہ لو کہ وہاں کون گائے کشی کرتا ہے اور گائے کا گوشت کہانا ضروری سمجہتا ہے۔ اسی طرح ترکوں ایرانیوں۔ افغانوں اور تمام اقوام اسلامی کو ان کے اپنے ملکوں میں دیکہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ گوشت خوری تو کرتے ہیں لیکن گائے کشی نہیں کرتے۔ ہاں ضرورت جواز کے عمل اور اعتقاد سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ پہر ان باتوں پر غور کرنیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان گائے کشی کی ضرورت جواز سے زیادہ قایل نہیں۔ بلکہ وہ اسکی حفاظت صحیح معنوں میں کرتے ہیں۔

ہندوستان میں یہ جو عام چرچا ہو رہا ہے اور ہندو صاحبان مسلمانوں پر اس جرم کے لئے بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ مسلمان قصوروار نہیں کیونکہ انگلش قوم حکمران کے اغذیہ میں گائے کے داخل ہو نے نے مسلمانوں کے لئے ایک صورت معاش کہولدی۔ اور وہ اس کو وجہ معاش سمجہ کر اس کی ترویج کا باعث ہوئے۔ ہم اس بات کے اعتراف کرنے میں بہی دریغ نہیں کرتے کہ بعض علاقوں میں مسلمان بہی اس زمانہ میں گائے کا گوشت کہانے لگ گئے ہیں۔

لیکن یہ کسی مذہبی عداوت اور کینہ سے نہیں بلکہ اسلئے کہ چونکہ گوشت کہانا انکی قدیمی اور آبائی عادت ہے اور بھیڑ بکری کے گوشت حاصل کرنے میں ایسی صورتیں اور مشکلیں پیش آ گئی ہیں کہ وہ بہت گراں ہوتا جاتا ہے۔ اور مسلمان مالی کمزوری کی وجہ سے اس کو خرید اور کہا نہیں سکتے۔ اور بالمقابل اس کے گائے کا گوشت اس سے چوتہائی سے بہی بہت کم قیمت پر مل جاتا ہے۔ اس لئے مسلمان اس سے مجبور ہو کر وہ گائے کا گوشت استعمال کرنے کے لئے اسلامی جواز کے حکم سے فایدہ اٹہاتے ہیں۔

ہمارے ہندو بہائی اسوقت مسلمانوں کی کمزوری سے فایدہ اٹہا کر ان کے برخلاف شور مچانا! بے شک سیکہ گئے ہیں۔ لیکن وہ اپنے فرایض نہیں پہچانتے۔ اور اگر پہچانتے ہیں جو مگر مسلمانوں کے برخلاف جوش مٹانے کے لئے اس کو ظاہر نہیں کرتے اگر وہ گائے کی حفاظت کے عقیدہ میں مخلص اور راستباز ہیں تو ان کا یہ فرض ہے کہ اپنے ہمسایہ بہائیوں کو محبت اور صلح سے اس کے استعمال سے باز رہنے کی ترغیب دیں۔

ان کی عقلمندی اس بات میں تہی کہ وہ ان کے جذبات پر اپنی تندہی اور خود غرضی کی حکومت کرنا روا نہ رکہتے۔ بلکہ نہایت لطف اور محبت سے اسباب سے رکے رہنے کی ضرورت کو ان کے

××××××××××××××××××××

جذبات میں داخل کرنیکی کوشش کرتے +

دوستی اصل میں داد و ستد کے اصول پر ہوتی ہے یعنی وہ دونوں شخص جو اپنے درمیان رشتہ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی رضاجوئی کو بلحوظ خاطر رکھنے کے پابند ہیں۔ کبھی ایک دوست اپنی مرضی میں ترمیم یا تبدیلی کرکے دوسرے دوست کی بات مان لے۔ اور کبھی دوسرا دوست اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی مرضی کے موافق کام کرلے۔ یہی تو دوستی ہے اگر کوئی شخص ہمیشہ اپنی ہی منوانا چاہے۔ اور دوسروں کی کوئی بات نہ سنے اور نہ مانے تو وہ دوست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دوستی کے ترازو کے دو پلڑے مساوی ہیں۔ اسی لئے ایک پلڑے کو چھوڑ دینے سے دوستی نہیں رہ سکتی۔

ہندو صاحبان اگر مسلمانوں کو اپنا بھائی نہیں تو دوست ہی سمجھتے اور گاؤکشی چھڑانے کے لئے انکو چاہئے تھا کہ ایک سمجھوتہ گھر میں ہی کر لیتے کہ وہ بھی راضی ہو جاتے اور خود بھی راضی رہتے تو خوب تھا۔ وہ ہندو بزرگ جو مسلمانوں کی سلطنت کے زمانہ میں زندہ تھے کیسے عقلمند تھے۔ جنکی عقل ہندو بدھ کے مشہور ضرب المثل میں اپنی تعریف ثابت کر رہی ہے۔ انہوں نے اس وقت مسلمانوں سے کئی قسم کے سمجھوتے کرکے گاؤکشی کو ان میں مروج نہ ہونے دیا تھا مگر افسوس کہ آجکل کے ہندو صاحبان نے اس ہندو بدھ سے بھی کام نہیں لیا۔ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مسلمانوں کے ایک مقتدر پیشوا نے یہ پیغام صلح ہندو صاحبان کو دیا تھا کہ آؤ ہم آپ کی خاطر گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور آپ کے بزرگ گوتم بدھ کا اوتار اور پیغمبر مان لیتے ہیں۔ آپ ہماری خاطر ہمارے بزرگوں کو برا کہنا چھوڑ دیں اور ہمارے مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا مان لیں۔ یہ نہایت آسان طریق صلح کا تھا۔ کیونکہ ہندو لفظ ایسا وسیع پیمانہ رکھتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مذہب جذب ہو سکتے ہیں۔ پھر اتنی بڑی فتح حاصل کرنے کیلئے۔ ایک چھوٹی سی شرط کا مان لینا کونسی مشکل تھی۔ لیکن اس کی ہندوؤں نے ابھی تک پرواہ نہیں کی۔ اور ضرور ہے کہ وہ ایسا کریں گے کیونکہ اس میں دونوں قوموں کی بھلائی ہے اور یہی ایک راز اتفاق فیمابین ہے +

ہندو اصحاب کا یہ فرض ہے کہ اُن کے مسلمان دوست جس علت سے مجبور ہو کر گائے خوری کرتے ہیں اس علت کا علاج کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ گائے کا گوشت مسلمان شوق سے نہیں کھاتے بلکہ مسلمانوں کی مالی کمزوری اور اس کی ارزانی اس کے استعمال کی محرک ہو رہی ہے۔ یہ طبعی قانون ہے کہ جب کسی سے ایک چیز کی عادت کو چھڑانا منظور ہوتا ہے تو دوسری چیز بطور بدل اس کے لئے مہیا کر دیجاتی ہے۔ بچے کا جب دودھ چھڑاتے ہیں تو اس کا بدل اس کے پیش کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہندو صاحبان کو چاہیئے کہ باتوں اور لفظوں اور غیظ و غضب سے بیری کارروائیوں سے کام نہ لیں۔ یہ نہ تو مفید ثابت ہوئی ہیں اور نہ ہونگی بلکہ اپنی آبائی ہندو بدھ پر عمل کرکے ایسے اسباب پیدا کردیں۔ جنسے مسلمانوں کا عذر ٹوٹ جائے اور وہ خود بخود گائے کو چھوڑ کر بھیڑ بکری کیطرف متوجہ ہو جائیں۔ اس غرض کو یوں حاصل کیا جا سکتا ہے کہ ایک آل انڈیا۔ یا گئو رکھشا کانفرنس قایم کرکے ہندوستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کے صدر مقاموں میں اس کے اجلاس منعقد کئے جائیں۔ اس کانفرنس میں چند ایسے ریزولیوشن پیش کرکے پاس کئے جائیں۔

کیونکہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان آئے دن گئوکشی کے واقعات خواہ وہ واقعی ہوں یا فرضی بنائے گئے ہوں دن بدن فساد اور تفرقہ کو بڑھا رہے ہیں۔ اور اب ہندوستان پر تفرقہ سے زندگی بسر کرنیکا زمانہ نہیں رہا بلکہ اندرونی اقوام کی وحدت اور قومیت کی ضرورت آیندہ ہندی زندگی کے لئے بہت شدت کیساتھ محسوس ہو رہی ہے۔ اور چونکہ ہمارے مسلمان دوست جو گوشت خوری کے عادی ہیں۔ گوشت کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور اس طرف بھیڑ بکری کی قیمتیں دن بدن گراں ہوتی جاتی ہیں اور اس گراں قیمت گوشت کو مسلمان اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے گائے کے ارزاں گوشت کے مقابل میں استعمال کرنا چھوڑتے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم بحیثیت اُن کے ملکی بھائی اور دوست ہونے کے ان کے اِن معقول عذرات کو دور کرنے کے اسباب پیدا کرنے اور بکری بھیڑ کا گوشت ارزاں کرانے میں ان کی مدد کرنے کے ذمہ دار ہیں اور اس ذمہ داری سے ہم بطریق ذیل سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

(ا) یہ کہ چونکہ گئو رکھشا ہمارا دھرم ہے اور مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے اور گوشت کھائے بغیر نباتات پر ہمارا بخوبی گزارہ ہو سکتا ہے۔ اور اس میں ہماری زندگی اچھی صحت اور کفایت شعاری سے بسر ہو سکتی ہے اور ہمارے گوشت چھوڑنے سے بکری بھیڑ کا گوشت بہت سستا ہو جائیگا اور مسلمانوں کا اسکی گرانی کا عذر ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے ہم تمام اہل ہنود اپنے دھرم اور اپنے دوست اہل اسلام کی خاطر بالاتفاق اسپات کا قسمی اور قطعی عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم آجسے بعد ہر قسم کا گوشت کھانا چھوڑ دیں گے اور کبھی کسی طرح سے بھی گوشت کو اپنے مطبخوں اور باورچی خانوں میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ اور ہم اس پر عمل کریں گے۔

(ب) دوسری بات یہ ہے کہ یہ کانفرنس ایک مستقل سنٹرل کمیٹی اس غرض کیلئے قایم کرے جو بکری بھیڑ کو ارزاں کرنیکے وسایل سوچتی اور ان پر عمل کرتی رہے اور اس میں جو روپیہ خرچ ہوگا وہ بھی گئو رکھشا خدمت کا اعلیٰ مصرف ہوگا۔

(ج) تیسری بات یہ ہے کہ انگریزی علاقوں اور ریاستوں میں مناسب مقامات پر بھیڑ بکری کے وسیع پیمانے پر باقاعدہ گلّے رکھکر انکی پرورش اور نگہداشت سائنٹفک طریقوں سے کرنیکا ایسا انتظام کیا جاوے کہ انکی کثرت سے پیدائش ہو اور انکی قیمتیں بہت ارزاں رہیں۔ اور دن بدن ارزاں ہوتی جائیں۔

ان تجاویز کا یہ فایدہ ہوگا۔ کہ جب بکری بھیڑ بہت ارزاں ہو جائینگی تو ایک طرف انکی پرورش سے بہت منافعات کانفرنس کے خزانے میں جمع ہوتے رہیں گے دوسری طرف ہندو گھروں میں گوشت ترک کر دینے سے کفایت شعاری کی ایک اور شاخ قایم ہو جائیگی اور سب سے بڑا فایدہ یہ ہوگا کہ مسلمان طوعاً و کرہاً گائے کشی چھوڑ دیں گے اور سچی صلح اور قومیت قایم ہو جائیگی۔ اور اس کے بعد اگر مسلمان باز نہ آویں تو پھر اہل ہنود ہر قسم کے الزامات اور ظلموں کا مسلمانوں کو تختہ مشق بنانیکا حق رکھیں گے

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس درخواست پر ہندو صاحبان غور فرمائیں گے اور اپنے ہمسایوں کو اپنے دھرم اور

تو میت کی نیت سے ایسی سہولتیں بہم پہونچانے میں ساعی ہوکر پرم اِشور سے اجر پاویں گے (خاکسار سراج الدین عمر)

یوروپ میں تبلیغ

برادر ظفر اللہ خانصاحب حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

امامنا وسیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

غلام چند روز کے لئے سوئٹزر لینڈ اور اٹالیہ کی سیر کے لئے گیا ہوا تھا۔ اٹالیہ میں سفر کرتے ہوئے دو امریکن خاتونوں کا چند گھنٹوں کے لئے ریل میں ساتھ ہوا۔ وہ ہسپانیہ۔ مراکش مصر اور ارض مقدس کی سیر سے واپس آرہی تھیں۔ اسلام اور قرآن کریم پر گفتگو شروع ہوگئی۔ انہوں نے اعتراض کے طور پر کوئی سوال نہیں کیا۔ محض علم حاصل کرنیکی خاطر سوال کرتی رہیں۔ تین گھنٹہ کے قریب گفتگو جاری رہی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہمارے خداوند کی دعا کے مقابلے میں تمہاری کیا دعا ہے۔ میں نے الحمد شریف کا ترجمہ اپنی سمجھ اور قابلیت کے موافق کر کے سنایا۔ ترجمہ سنکر ان میں سے ایک کہنے لگی کہ ایسی دعا کا تو جواب آنا چاہیئے۔ میں نے کہا ہاں ضرور آنا چاہیئے۔ اور آتا ہے اور آتا رہیگا۔ پھر انہوں نے بہشت کے متعلق سوال کیا۔ میں نے حضرت اقدس کے لیکچر ٹیچنگس آف اسلام میں جو بہشت کے متعلق لکھا ہے اس کا خلاصہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ عام مسلمانوں کا تو بہشت کے متعلق یہ عقیدہ نہیں۔ مثلاً مصر میں ہم نے اپنے ترجمان سے دریافت کیا کہ موت کے بعد تم کس چیز کی امید رکھتے ہو۔ اس نے کہا کہ مجھے تو بارہ بی بیاں مل جاویں گی اور بس۔

پھر کہا کہ قرآن بہت مشکل ہے پڑھنے سے سمجھ نہیں آتی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک آیت کا دوسری آیت کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں نے کہا ڈھونڈھنے سے تعلق معلوم ہوجاتا ہے۔ تھوڑے سے غور کی ضرورت ہے۔ میں نے والتین کا پہلے لفظی انگریزی ترجمہ سنایا اور کہا کہ ایک سرسری نظر سے دیکھنے والے کو شاید ان آیات میں کوئی تعلق نظر نہ آوے مگر ذرا سی غور پر تمام تعلق کھل جاتا ہے۔ اور خاصکر ایک عیسائی کے لئے تو اس سورہ شریفہ کا اور کل قرآن کریم کا سمجھنا آسان ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جنکا ذکر انجیل میں بھی ہے۔ پھر میں نے اپنی استعداد کے موافق سورہ والتین کا مطلب سمجھایا۔

انہوں نے اسلام کے متعلق زیادہ علم حاصل کرنے کی بہت خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا کہ اگر تم اپنا پتہ مجھے دیدو تو میں ایک چھوٹی سی کتاب تمہیں بھیجدونگا۔ جس سے اسلام کے اصول تمہیں معلوم ہوجائینگے۔ مگر انہوں نے قیمت دینے پر اصرار کیا۔ اور ٹیچنگس آف اسلام کے دو نسخوں کی قیمت دی چنانچہ میں آج وہ کتاب انہیں بھجوانے کا انتظام کرونگا حضور دعا کریں کہ اللہ تعالے ان لوگوں کو بھی اپنی رحمت سے حصہ دے۔ اور اپنے نور کو دیکھنے کی طاقت عطا فرماوے آمین۔

عاجز کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالے اپنی رضا کے موافق عمل کرنے کی طاقت عطا فرماوے آمین۔

رود بار انگلستان عبور کرتے ہوئے مجھے سردی لگ گئی جس سے زکام کی شکایت ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ صحت کو محفوظ رکھے۔ حضور کی صحت کا اب کیا حال ہے؟ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی تکالیف سے محفوظ رکھے اور اللہ حضور کی دعاؤں کو قبول فرما دے۔ آمین۔ والسلام

(حضور کا غلام ظفر اللہ)

یسوعی صاحب فرماتے ہیں؟

شاعرانہ لن ترانی اور ہے — اور مسیحی خوش بیانی اور ہے
دولت دنیائے فانی اور ہے — اور گنج آسمانی اور ہے
شرح تثلیث الٰہی اور ہے — ہندوی دیوی کہانی اور ہے
زندگی دنیا کی ہے مثل حباب — پر حیات جاودانی اور ہے
مَن بیابانی فانی تھا کچھ اور — اور نان آسمانی اور ہے
منزلیں طے ہو چکیں سب ای سفیر — ایک گھاٹی پیش آتی اور ہے۔

جواب احمدی

شاعرانہ لن ترانی اور ہے — راستی اور حق بیانی اور ہے
اور ہے بیشک یسوع ناصری — اور مسیح قادیانی اور ہے
راضی روٹی مانگنے والا ہے اور — طالب خوان آسمانی اور ہے
محض دعوی شہر کرنا ہے کچھ اور — بات پر کچھ کر دکھانی اور ہے
وعدہ تخت لگا ہے دینا اور بات — تخت پر یہ بیر کا مرانی اور ہے
عمر بھر جہاں رہے حضرت یسوع — ہر کسی کی میہمانی اور ہے
میہماں ہونا تو ہے آسان بات — لیک کرنی میزبانی اور ہے
حل ہے ترجیح فی التثلیث میں — ہندوؤں کی کیوں کہانی اور ہے
دولت فانی پہ سب تم مر مٹے — ہیچ ہے گنج آسمانی اور ہے
زندگی تو ٹھیک ہے مثل حباب — پر تمہاری زندگانی اور ہے

راہ حق میں نفس کو کرنا نثار — یہ حیات جاودانی اور ہے
پیش آتی ہیں بہت سی گھاٹیاں — ایک ہی کیوں پیش آتی اور ہے
آسکتی لو احمدی ہو لے سفیر — بات اب کیا کیا بتانی اور ہے۔

(اسمٰعیل از سرگودی)

خواجہ صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

اخویم السلام علیکم

میں پچھلے ہفتہ نوکسٹن گیا تھا۔ یہ ایک خوبصورت پہاڑی شہر ہے۔ یہاں ایک سعید روح ہے۔ جو اسلام کے بالکل قریب ہے۔ اس کی خواہش تھی کہ عیسائیت اور اسلام پر کسی پادری صاحب کے ساتھ ان کے سامنے کچھ گفتگو ہو۔ میں تو وہاں چلا گیا۔ لیکن پادری صاحب وہاں نہ آئے۔ بہرحال میں تین دن ان کے پاس رہا۔ اُسے اسلام سے بہت محبت ہے۔ مسلم انڈیا کے باعث وہ مجھ سے واقف ہوئے ہیں۔ اور لوگوں سے بھی وہاں ملا۔ تذکرہ اکثر اسلامی معاملات پر رہا۔ لوگوں کو اسلامی باتیں سننے کا شایق پایا۔ انکی خواہش تھی کہ میں چند دن اور رہوں اور دو چار لیکچر دوں۔ لیکن مسلم انڈیا کی تاریخ اشاعت نزدیک تھی۔ اس لئے واپس آنا پڑا۔ کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور مضافات انگلستان کا دورہ تو ایک دورہ جو محض تبلیغ کے لئے از حد مفید معلوم ہوتا ہے۔ وقت چاہتا ہے۔ چاہتا ہوں کہ کوئی اور بھائی یہاں آجاوے۔ رسالہ میں امداد دے۔ کچھ بوجھ ہلکا ہو جاوے اور فرصت نکال کر ہندوستان کی طرح اکثر دورہ ں میں رہوں۔ یا مسلم انڈیا کے فنڈس زیادہ مضبوط ہو جاویں تو عملہ رکھ لوں۔ بہرحال اصلی مشکل تو تبھی حل ہوگی جب کوئی بزرگ یہاں آپ لوگ بھیجیں گے۔ مفتی صاحب اگر اور نہیں کوئی ملتا تو آپ خود ہی قدم رنجہ فرما دیں۔ عمر صاحب خاصے ایڈیٹر ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا بھی آپ کو فایدہ دیگی۔ تبلیس۔ عمر صاحب کو دیجئے۔ اور آپ تھوڑے دن کیلئے ولایتی بن جایئے۔ خدا حافظ

(خواجہ کمال الدین ۱۰۱ کیو روڈ لنڈن)

مکرر آنکہ بہت سے بھائی لکھتے ہیں کہ رسالہ میں وی پی کرکے بھیجدوں۔ وی پی کا یہاں دستور نہیں۔ کیوں نہیں؟ برٹش پوسٹل آرڈر ۹ زر اعزاز کا ڈاکخانہ سے خرید کر ایک لفافہ میں رجسٹری کراکے بھیجدیں۔

(کمال الدین)

پادری جوالا سنگھ صاحب

انجمن احمدیہ لکھنؤ

میں یہ ٹھہرا ہے دو نفر عیسائی زعفرانی رنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے۔ یہ ہیئت تثلیث وارد ہوئے اور طرح طرح کے سلام وغیرہ کے بعد نہایت سنجیدگی اور ادب سے ایک چیز پر وہ دو ایک بائیں انکو وہ دونوں ساتھی بھی بیٹھ گئے جن میں سے ایک کہتا تھا کہ میں حق الجماعت کا آدمی ہوں اور عیسائی ہوں۔ باشد۔ ہمیں کیا؟ (کبیر)

اسکے بعد ابھی سکے پادری جوالا سنگھ صاحب اس [illegible] سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ مرزا صاحب نے (علیہ السلام) تین سو دلیلیں توحید باری تعالیٰ میں لکھی ہیں۔ اس کتاب کی تلاش میں یہانتک آیا ہوں۔ مجھے آپ دیدیں۔ مطالعہ کرنیکے بعد واپس کردونگا اور یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے عقاید کیا تھے۔ اور کہا اس بارے میں بھی کوئی مستقل کتاب ہے مطلع کیا جاؤں وغیرہ وغیرہ۔

از کبیر:۔ پادری صاحب پیشتر اس کے کہ میں اپنے امام مسیح الزمان کی کتب وغیرہ آپ کے حوالے کروں۔ اس روح اللہ کی تصویر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ یہ عاجز اٹھکر گھر کے اندر گیا اور صندوق سے حضرت مثیل المسیح ع کی تصویر نکالکر پادری صاحب کو دی۔ بس پھر کیا تھا وہ تینوں ہمارے محبوب کی تصویر پر جھک پڑے اور پادری جوالا سنگھ جنکی ریش مثل سوت کے سفید ہے۔ بولے کہ میں تو اس تصویر بنانے والے کی تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس نے مرزا صاحب کی صورت کو

ہو بہو مسیحؑ کی سی صورت بنادی ہے! ان کے

ساتھی حق الجماعت والے نے بھی یہی کہا۔ کہ ہاں۔ پادری صاحب بولے کہ تم کیا سمجھے۔ پھر وہ ساتھی ان کا اچھی آواز کے ساتھ کہنے لگا کہ میں نے یہی سمجھا کہ تصویر بنانے والے نے ہمارے خداوند مسیح ع کی سی شکل بنادی ہے۔ مجھے یہ تصویر نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تب پادری صاحب نے ہنستے ہوئے تصویر کو واپس مجھکو دیا۔ تو پھر میں نے مختصر لفظوں میں پادری صاحب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصور حقیقی اور عزیز حکیم ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو وفات دیکر ان کی سی شکل فطرت روحانی کا سا انسان اس صدی میں آسمان سے نازل کردیا تاکہ وہ کسر صلیب کرکے باطل پرستوں کو الگ اور حق پرستوں کو الگ کردے اور گواہی دے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور پاک ہے اس سے کہ رحم مریم میں وہ جنین بنیں اور اپنے رہنے کا کمرہ بنا دے اور اس کمرے سے نکلکر یحییٰ کا مرید ہو اور ملعون ہوکر تین دن دوزخ میں رہے

پادری جوالا سنگھ صاحب نے یہ سنکر جواب دیا

کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو خدا کا مجسم بنایا ہے۔ عنقریب مدرسہ گنیش گنج مشن سکول لکھنؤ میں ہم دلیل پیش کرنے والے ہیں وہاں آپ تشریف لادیں۔ اس عاجز نے پادری صاحب سے وعدہ کرلیا ہو کہ حاضر ہونگا۔ لیکن ابھی تک کوئی جلسہ پادری صاحب کی طرف سے منعقد نہیں ہوا ہے۔ البتہ ہر جمعرات کے دن پادری صاحب امین آباد پارک میں مولانا شبلی نعمانی صاحب کے مکان کے متصل اپنا لیکچر دیتے ہیں لکھنؤ کے تمام مسلمانوں میں سے پادری صاحب سے کوئی نہیں بولتا۔ بلکہ منشی خیر الدین صاحب احمدیؓ اور ارشد علیؓ احمدی عاجز کا بھانجہ پادری صاحب کو شکست دیتے رہتے ہیں اور گو سورج فلک پر نمودار رہتا ہے۔ مگر پادری صاحب یہی فریاد کرتے ہیں۔ کہ چونکہ اب شام ہوئی ہم کو کام ہے۔ آئندہ دیکھا جاویگا۔ ایسی صورت میں ہم احمدیؓ کس سے بات کریں۔

والسلام (راقم) کبیر الدین احمد احمدی اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ شرف گنج لکھنؤ

حقہ نوشی کا ہولناک انجام

حقہ نوشی کی وبا جس سرعت سے عوام میں پھیل رہی ہے۔ اس کا روکنا بہت مشکل کام ہو گیا ہے۔ جدہر دیکھو۔ بچے۔ جوان بوڑھے۔ عورتیں۔ غریب و امیر۔ حقہ یا سگریٹ منہ میں لئے انجن کیطرح دھواں چھوڑ رہے ہیں۔ جہاں یہ بدعادت انسانوں کی جسمانی صحت کا ستیا ناس کر رہی ہے وہاں دنیاوی طور پر بھی بسا اوقات نہایت ہولناک نقصانات کا باعث ثابت ہوتی ہے گذشتہ سال امرتسر میں ایک حقہ نوش کی غفلت سے ایک آڑہتی کے مکان میں آگ لگ گئی اور قریباً تین لاکھ روپے کا مال واسباب جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ اب حال ہی میں ایک اور سخت عبرتناک واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ یکم مئی کو جو مسافر گاڑی لاہور سے راولپنڈی کو بوقت ۹ بجے رات کو روانہ ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک ریل گاڑی بھی تھی۔ جسمیں تین گھوڑے اور ان کیساتھ دو سائیس بھی تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سائیسوں نے تمباکو پیا اور چلم کو کہیں پاس ہی رکھدیا۔ چلم سے سوکھی گھاس میں جو گھوڑوں کے لئے رکھی ہوئی تھی آگ لگ گئی اور گاڑی جلنے لگی بدقسمتی سے نہ ہی گارڈ اور نہ ہی انجن ڈرائیور کو اس کا پتہ لگ سکا۔ جب گاڑی کاموں کے سٹیشن پر پہنچی تو مسافروں کو پتہ لگا۔ اور شور مچگیا مگر اس وقت گاڑی بالکل جل چکی تھی۔ گاڑی کاٹ کر علیحدہ کردی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس اثناء میں تین گھوڑے اور ایک سائیس آگ کی نذر ہو چکے تھے۔

حادثہ بمب کے متعلق تحقیقات

پنجاب کی پولیس بڑی سرگرمی سے حادثہ بمب کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ لالہ شانتی نرائن کے واپس لاہور آنے پر پولیس نے ۲۳ مئی کو ۳ بجے دوپہر کو ان کی خانہ تلاشی کی۔ لیکن کوئی مجرمانہ چیز برآمد نہیں ہوئی۔ اور نہ پولیس کوئی چیز اپنے ساتھ لے گئی ہے۔ جیوا رتن مدراسی جو دہلی سے شبہ میں گرفتار ہوکر لاہور لایا گیا تھا وہ تو رہا کر دیا گیا۔ لیکن سننے میں آیا ہے کہ قصور میں پولیس کے ایک سب انسپکٹر اور چار سپاہیوں نے ایک وکیل کی تلاشی لی۔ لیکن وہاں سے بھی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ آجکل پولیس لوہاری دروازہ کے تصویر وزہ شوں۔ ایس۔ سی۔ شرما۔ اینڈ کمپنی کلکتہ کی تیار کردہ تصویروں کی نسبت بھی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ لیکن آجتک مجرموں کا سراغ لگانے میں پولیس کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی اور گویا سول ملٹری کا یہ بیان غلط تھا کہ پولیس کو سراغ ملگیا ہے اور وہ جلد مجرموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگی۔ اگر ایسا ہوتا تو صاحب کپتان پولیس مجرموں کی سراغ رسانی کے لئے پانچ ہزار روپے کا اعلان نہ کرتے۔ جہانتک معلوم ہوا ہے۔ پولیس کی تھیوری حادثہ بمب کے متعلق یہ ہے کہ اس کی تہ میں کسی بنگالی کا ہاتھ کام کر رہا ہے لیکن اس میں کسی پنجابی کی اعانت بھی ضرور ہے۔ اس لئے پولیس معلوم کر رہی ہے۔ کہ پچھلے دنوں کس شخص کو مشتبہ قسم کے بنگالیوں سے واسطہ پڑا ہے۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ پولیس کی تحقیقات کا رخ معقول ہے اور اس سے اغلب ہے کہ اُسے کامیابی حاصل ہو۔ مہر

126

ہر بااَمن اور وفادار شہری کی خواہش ہے کہ نابکار مجرم جلد گرفتار ہو اور اپنے کیفر کردار کو پہنچکر دوسروں کیلئے موجب عبرت ہو۔ اور افسران کو کوئی ایسا سراغ ہاتھ لگ جائے جو انارکسٹوں کا ہندوستان سے نام و نشان مٹانے والا ثابت ہو۔

ضروری اطلاع

سب احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ میں یکم جون ۱۹۱۴ء سے حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے تکمیل ترجمۃ القرآن کریم کی غرض سے کوہ مری پر چلا گیا ہوں اور ہر قسم کی خط و کتابت جسکا تعلق میری ذات سے نہ ہو وہ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے کرنی چاہیئے۔ میرے پاس خطوط یہاں آنے سے علاوہ اس کے کہ جس غرض کے لئے میں آیا ہوں۔ یعنی ساری توجہ ترجمہ پر صرف کرنے کی غرض مفقود ہوتی ہے۔ یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ ایک تو ان خطوط کی جلد تعمیل نہیں ہو سکتی۔ دوسرے محصول ڈاک کا دوبارہ خرچ پڑتا ہے اگر کوئی میرے احباب سے پرائیویٹ خط لکھنا چاہیں تو میرا پتہ ہے پنجاب ریویو ہاؤس مال روڈ۔ کوہ مری ہے۔ والسلام

(محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان)

النعت فی مدح سید المرسلین محمد

محمدؐ نے ہمیں اللہ کی صورت دکھائی ہے
محمدؐ کی نبوت میں عجب شان خدائی ہے
خدادانی کے پرتو میں خدابینی کے جلوے ہیں
خدا ہی کے کرشمے ہیں خدا سے آشنائی ہے
محمدؐ میں ہوں زندہ اب تو ثانی ہو یہی جی میں
محمد میں سمٹیں آخر یہی دل میں سمائی ہے
محمدؐ کی بدولت بندگان حق میں شامل ہوں!
مقدر دیکھنا ہے اپنی قسمت آزمائی ہے
بتو جھوٹی خدائی پرسند کیا ہو بتاؤ تو؟
ہے بیٹھے ہو محبت کیا بات کرنے میں برائی ہے
خدا ہے قدرداں اپنا خدا ہی مہرباں اپنا
بتانِ سنگدل میں سرد مہری بے وفائی ہے
محمدؐ کی بدولت ہم نے دیکھا روئے پاک حق
کہ جس کے نور سے پرتو فگن معجز نمائی ہے
محمدؐ کی طفیل ایسا خدا آنکھوں سے دیکھا ہے
بڑائی جسکا جامہ اور جبا در کبریائی ہے
محمدؐ کی بدولت بت پرستی سے ہوئی نفرت
بتوں سے ہم نہ بچ سکتے محمدؐ کی دوہائی ہے
محمدؐ کی طفیل اپنی دعاؤں میں اثر آیا
یہیں پہنچی ہیں فلک پر یہ دعاؤں میں رسائی ہے
ادا بچنے کی کوئی بھی نہیں ثانی خداؤں میں
کسی میں خود نمائی ہے کسی میں کج ادائی ہے
ہمارا وہ خدا ہے جسکے اک ادنے اشارے سے
ابھی تاج حکومت ہے ابھی فرمانروائی ہے
ہمارا وہ خدا جس نے ہمیں ایمان بخشا ہے
ہمارا مقتدا ہے جس کو ہم نے جان پایا ہے
ہمارا دین دل سب کچھ ہی ہے احمد کا ہے
اسی کے دست قدرت میں ہماری سب بھلائی ہے
محمدؐ کی غلامی نے لقب جس کو دیا احمد
دل دیوانہ ثاقب ہے تو فدائی ہے

(ثاقب احمدی مالیر کوٹلوی)

اخبار زمیندار اور الکلیں کے ذریعہ

یہ بات معلوم کرکے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ کہ اسلامیہ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول چک نمبر ۳۳ ضلع لائلپور زمرہ امدادی مدارس میں داخل کیا گیا ہے اور ایک سو روپیہ ماہوار امداد بھی اس کے لئے منظور کیگئی ہے۔ احمدیوں کے لئے خصوصًا اور دیگر مسلمانوں کیلئے عمومًا یہ امر قابل مسرت اور باعث شکر گذاری ہے۔ کیونکہ اس سکول کی ترقی اور اوج و کمال کا باعث زیادہ تر احمدی ہیڈ ماسٹران مسمیان بابو محمد علی خان صاحب اشرف اور خالد صاحب محمد یعقوب خالد صاحب بی اے احمدی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے خدمت اسلام کا پورا جوش اور دین کے لئے سچی تڑپ اور درد و گداز حاصل کرکے نہایت جانفشانی و محنت سے سکول مذکور کو منظور کروانے کے لئے جان توڑ کوشش کی۔ اور جن کی قابل قدر خدمات کا سکول کمیٹی کو صدق دل سے اعتراف ہے۔ اور جنکی یاد اہالیان علاقہ بار کے دلوں میں مدت مدید تک باقی رہے گی۔ اور جنکی شان کا بھی سنا انکی محنت و کوشش کو مدنظر رکھتے ہوئے سہرا انکے سر ہے۔ علاقہ بار کو خدا تعالیٰ کا نہایت ہی شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس کی بہبودی اور علمی ترقی کا خیال جناب ڈاکٹر فیض بخش صاحب مینجر سکول کے دل میں اسقدر موجزن ہے۔ کہ اسی ایک نقطہ خیال کو ملحوظ نظر رکھکر آپ نے اپنے تمام آرام قوم کے لئے حرام کر دیئے۔ اور قومی گداگر بنکر ایک ایسے اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ اگر اب بھی قوم علاقہ بار خواب غفلت سے بیدار ہو کر آپ کا ساتھ نہ دیگی تو اسکی ناشکر گذاری کے علاوہ سخت بدقسمتی بھی ضرور ہے۔ مزید برآں ہم جناب لالہ سندر داس صاحب بہادر انسپکٹر مدارس کے بھی تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے کمال عنایت و شفقت کی نظر فرما کر سکول کمیٹی کو سکول منظور کر لینے کے باعث ہمیشہ کے لئے دعاگو و شکر گذار بنا لیا ہے۔ اور آپ کی ذات سے جو قسام ازل نے فطرتی طور پر بے تعصب رحمدل اور بہت سی خوبیوں کے مصالحہ سے مزین کر رکھی ہے۔ ایسی ہی توقع تھی جو ظہور پذیر ہوئی۔ اور آئیندہ بھی کمیٹی آپ کی عنایات کی امیدوار ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ سکول کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لائلپور نے کافی زمین عطا کرنیکا وعدہ فرمایا ہے جس سے امید رکھنی چاہیئے کہ انشاء اللہ العزیز جلدی ہی علاقہ بار میں ایک نہایت شاندار اسلامیہ ہائی سکول نظر آئے گا۔ بشرطیکہ اہالیان علاقہ بار نے جاہلیت کو چھوڑ کر اور مذہبی نزعات کو مٹا کر ایک ساتھ کوشش کی اور جناب مینجر صاحب کی حوصلہ افزائی فرمانے میں ذرا بھی دریغ نہ کیا۔ تو ...... (مینجر مدد)

نامۂ حیدری بنام اکمل پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لائلپور کے منشی غلام حیدر صاحب نے ایک دو ورقہ شایع کیا ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ پر بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ ان کا مفصل جواب تو قاضی اکمل صاحب تشحیذ میں دیں گے۔ فی الحال میر مولوی غلام محمد صاحب صوفی۔ بی۔ اے عربک ٹیچر ہائی سکول قادیان نے ایک سرسری نظر فرمائی ہے ناظرین کرام توجہ سے پڑھیں (اشرف سب ایڈیٹر قادیان)

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔
اس نامہ حیدری میں اطفاء نور اللہ کیلئے بڑی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ہمیں اس سے بیدل اور غمگین نہیں ہونا چاہیئے اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے کلام پاک میں بشارت دے چکا ہے۔ ان کے سارے اعتراضات افواہ پر مبنی ہیں ان کے پیچھے کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں ہے۔ اسکی اصلی اور واقعی دلیل یہ ہے کہ یہ سلسلہ حقہ بڑھے گا پھولیگا اور پھلیگا کوئی اس کو روک نہیں سکیگا۔ مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء یہی مطلب ہے یابی اللہ الا ان یتم نورہ کا۔ ان سارے افواہی اعتراضات کا اللہ خود انکار کرتا ہے۔ ان اعتراضات کے بدیہی البطلان ہونے کا ثبوت اس سے ہی اظہر من الشمس ہو جائے گا۔ کہ وہ نور پورا ہی ہو کر رہے گا۔ اگرچہ اس کے منکر اس کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی بُرا ہی مناتے رہیں گے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا۔
اس الہام اور آیۃ کریمہ مذکورۃ الصدر کو ملا کر پڑھو۔ کیا ان ہر دو سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس نذیر پر بڑے بڑے اعتراضات کئے جاویں گے۔ دنیا جس کی صفت جیفہ ہے اس کے لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔ لیکن وہ خدا کے حضور مقبول ہوگا۔ اور اس کی قبولیت کی خاطر بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ خدا ترس لوگ اس کی آواز سنکر اور خدائی حملوں سے ترساں ہو کر اس کو قبول کریں گے۔ اور پھر اس چودھویں صدی میں جو کہ سائنس اور روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ جس کے متعلق نذیر احمد دہلوی نے کہا تھا کہ اگر اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوتے تو ان کو بھی کوئی نہ مانتا راقم نامہ حیدری کو خود تعجب ہے کہ کیوں اس چودھویں صدی میں ہزاروں ان کے حلقہ ارادت میں جذب ہو گئے ہیں۔ خدا نے نذیر احمد کا قول غلط ثابت کردیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے ہزاروں کو اپنی ماتحت کر لیا ہے۔ اس کے آقائے نامدار کی تو بڑی شان ہے اور حیدری نامہ نویس کا تعجب بھی بالکل بے معنے ہے۔ کیونکہ سانچ کو آنچ نہیں اور جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ الف بین قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم۔ نامہ نویس کسی بزرگ اور عالم کا نام بتائے کہ اسلام کے سارے فرقوں کے آدمی اس کے ماتحت ہوں۔ وہ کون ہے؟ جس کے لئے اعدای اعداء اخوان اور احباب بن گئے۔ وہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا۔
کوئی وجود دنیا بھر میں اس وقت سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجود ہے۔ جبکی اشاعت کا جوا اٹھانے والے کل اسلامی فرقوں کے لوگوں میں سے لئے گئے ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی مختلف العقائد کے معتقدین میں سے منتخب کئے گئے تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب بھی مختلف عقائد کے معتقدین میں سے لئے گئے ہیں۔ اس لئے ما انا علیہ واصحابی کا جامہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس کی جماعت پر ہی صادق آسکتا ہے۔ کیا آپ بھی اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی جماعت کے بننے میں شک باقی ہے۔ شک کرنیوالے ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ اور ہمیشہ تک رہیں گے۔

قرآن کریم خود مانتا ہے لو یزالون مختلفین وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ دنیا کے تمام لوگ کبھی بھی ایک دین میں داخل نہیں ہوں گے۔ کافروں کا قیامت تک رہنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہود ونصاری کی عداوۃ اور بغض قیامت تک رہیں گے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ کسطرح مسیح دوبارہ آکر ساری دنیا کو دین اسلام میں داخل کریں گے۔
مسیح موعود علیہ السلام کا کام صرف اظہار دین الاسلام علے الادیان کلہا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ مسیح موعود نے ثابت کردیا ہے۔ کیا اب بھی شک ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے ہی ماننے میں اس نے اپنے فرض منصبی کو پورا کر دیا ہے۔ کیا کسی مذہب میں ہوسکتا ہے کہ اس کے ادلہ اور براہین کو توڑ سکے خدا تعالیٰ کا وعدہ کیا ہی سچا نکلا۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون۔
کیا مسیح موعود کے ایمان اور اعمال صالحہ میں کسی کو شک ہے اسے چاہیئے کہ محمد حسین بٹالوی کا ریویو پڑھے اور فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کی دلیل کو غور سے سوچے۔ کیا مسیح موعود کے وجود باجود سے دین اسلام کو تمکین نہیں ہوئی۔ کہ وہ سلطان القلم نہیں مانے گئے۔ آپ کی وفات پر ڈکیل امرت سر کی رائے پڑھو۔ کیا ان پر انواع واقسام خوف نہیں آئے۔ جو ہر مذہب میں سے مخالفین ومعاندین نے آپ کے برخلاف بذریعہ مقدمات وغیرہ برپا کئے۔ اور قسم قسم کے بہتانات والزامات لگا کر آپ پر مقدمے دائر کئے گئے کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کے ان تمام خوفوں کو امنا سے نہیں بدل دیا ہر خوف کی آمد سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق اس کی بشارت نہیں ملتی رہی۔ کیا وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی ساری تقریروں اور تحریروں میں وحدہ کو شدہ ہمہ نہیں (باقی آئندہ)

نجات

یعنی گناہوں سے چھوٹنا۔ مکتی حاصل کرنا

قوموں نے دھوم مچائی ہے۔ اے رب تیری دُھائی ہے۔ تو اپنے بڑے فضل سے ہو میرا مددگار۔ بلی ہو یاہ ایلی لریاہ - ہو تیری حمد وثنا - آمین! یوں تو دُنیا میں ہر ایک فرقہ بڑی شد ومد کے ساتھ اس بات کا دعویدار ہے کہ نجات صرف ہے ہی ہمارے مذہب کا ماحصل مگر جب اُن کی تعلیموں پہ غور کیا جاتا ہے تو ان بیچاروں کے پاس سوائے فرضی مسائل اور بے بنیاد دعوؤں کے رکھا ہی کیا ہے (ہاں صرف قصہ جات ہی ہیں) جو موجود پائے جاتے ہیں اور مثلاً پہلے آپ یہودیوں کو ہی دیکھئے کہ نفس توریت سے غافل ہو کر متواتر سرکشیاں ہی کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نبیوں اور رسولوں کو دُکھ پہنچانا اور قتل کرنا کرانا اپنے ایمان اور اعمال کا جزو اولیٰ مان لیا۔ گوسالہ پرستی کی اور موسیٰ علیہ السلام سے درخواست تو اس امر کی کہ ہم تجھے نہیں مانتے کہ جبتک تو ہمیں خدا کو ظاہرا طور پر نہ دکھا دے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہانتک کہ عزیزعلیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیدیا پھر ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار کرنا اور یوں سبت کو توڑنا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی غضب کیا کہ اس راستباز نیکوکار اور برگزیدہ نبی کو جو اُنکو بادشاہت کی خوشخبری دینے آیا تھا اُس کی بھی نہ مانی بلکہ اُسے رد کر کے اُس پر کفر کا فتویٰ لگایا اور نہ فقط یہ بلکہ حکام کو اُبھارا اور جھوٹا الزام یہ جما کر کہ یہ مسیح اپنے کو بادشاہ بنانا چاہتا ہے یہ کہکر اُسے پکڑوا دیا اور اُن ناپاکوں نے اپنی غضبی حالتوں سے اُس پاک کو صلیب پر لٹکایا۔ اور یوں اُسے زخمی کیا اور غشی کی بیہوشی میں مرا ہوا تصور کر کے اپنے زعم میں نفس توریت کے موافق لعنتی بتایا کہ توریت میں یہ لکھا ہے کہ جو کاٹھ پر صلیب ہووے وہ ملعون ہوتا ہے

آہ ان ظالموں نے تو پہلے سے انبیاء کرام کو قتل کرنے کا شیوہ ٹھہرا رکھا ہی تھا۔ مگر ہنوز اب یہ تازہ واقعہ یوں تقلید کریگا اور ہنوز جب واقع صلیب پر مسیح کو مصلوب ٹھہرایا تو پھر طرفہ یہ ہے کہ ہنوز اپنے آپ کو نجات یافتہ بنا رکھا ہے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ "این خیالست ومحالست وجنوں" یہ تو تھا بھی

اسلام کا احسان

مگر واہ رے اسلام کہ تو کیسا عدل وانصاف اپنے ساتھ لایا ہے کہ خدا کے مسیح کو سچا راستباز - امین - نیکوکار اور پاک بتایا اور ملعون یہودیوں پر لعنت اُلٹ کر اُنکو غضب کا خطاب دیدیا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اُن کی سلطنت کو بھی دُنیا سے ہمیشہ کے لئے اُٹھا دکھایا۔ اور تتر بتر کرنے کا فر قرار دیا ہے۔ جب یہ ہوا تو پھر یہ کیوں نہ کہوں - ع اُن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا۔

مسیحیوں کا کفر حد کو متجاوز کر گیا ہے۔

اب اُن کے کفر کی تو پھر بھی کوئی حد ہی ہے۔ مگر ان مسیحیوں کو دیکھو کہ کس قدر کفر بکتے ہیں +

اُن کے مختصر حالات یہ کہ مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا اکلوتا بیٹا قرار دیا اور صلیبی موت کی بنیاد ملعون ہونے پر ڈال دکھائی اور یوں اسے کفارے کی آرائش دکھا کر اس سانچہ میں ڈھل خود گئے اور یہ خیالی مذہبی ڈھانچہ میں کھڑا کر کے نجات کا ہو جانا قرار دیدیا ہے اور سابق انبیاء کرام کو بقول اپنے خداوند کے کلام کے کہ جو مجھ سے پہلے آئے سب چور اور بٹ مار تھے۔ پھر شریعت کو جسپر کہ تمام انبیاء کرام اور خود حضرت مسیح بھی کاربند رہے تھے اُسے لونڈی اور پرانی چادر بلکہ لعنت قرار دیا ہے اور اُس مقدسوں کے سردار حضرت نبی کریم صلعم کو بھی جھوٹا نبی بتا کر انکار کر رکھا ہے سچ ہے "گرد جہاں دے ٹھپنے چیلے جان سٹرپ (سٹرآپ) مگر تسپر طرفہ یہ کہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ صرف ہم ہی نجات یاب ہونگے - مگر وہ سُن لیں اور خوب یاد رکھیں کہ بقول شخصے وعویٰ جو کرتے ہیں مریضان عشق کا ⁂ مسیحا تو اپنے درد کی پہلے دوا کرے۔

مشرکین بُت پرستوں کا حال

خیر ان مذہبوں کو تو جانے دو کیونکہ اس کے خداؤں کی تو پھر بھی کوئی تعداد بھی ٹھہری مگر سب سے نرالا مذہب تو اُن لوگوں کا ہے جو اپنے مذہب کو قدیمی کہا کرتے ہیں اُن کا یہ حال ہے کہ پتھروں - ستاروں درختوں - حیوانات دریائی جانداروں مثلاً کچھ مچھ وغیرہ کو خدا کا اوتار جانکر ان کی پوجا پاٹ پرستش وغیرہ کو نجات کا باعث ٹھہرا لیا۔

آریہ بُت پرست اور کافر ہیں

اور بعض خبیث تو یہانتک بیباک ہوگئے کہ خدا کے مقدس رسولوں پر نت وار کرتے رہتے اور الزام جاتے اور طرفہ یہ کہ روح مادہ کو ایشور کیطرح انادی مانتے ہوئے یوں تمام کائنات کے ہر ذرہ کو خدائی اوصاف دے دیا ہے۔

آہ پاکوں پر وار کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولتا مشغلہ ....

ہنوز ان کافر قوموں میں ایک ایسی پارٹی بھی ہو گئی ہے کہ جو سودیشی کے رونے روتے اور جب داؤ لگ جائے بم کا وار کیا کرتے ہیں۔ مگر ہندو آریہ بھی ان کے مخالف ہو گئے ہیں

آہ انسانوں کو ہلاک کرنا۔ اور حیوانوں کی رکھشا کرنا کرانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے ہم نے بارہا پایا ہے کہ یہ اپنی تحریروں تقریروں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو ماس خور۔ دیو دوت درندوں کے بھائی کہتے رہتے ملیچھ - پاپی - کرانی - غدار - قرآنی نام رکھ رکھ کر نت چڑایا کرتے ہیں اور پھر دعوے یہ کہ صرف ہم ہی نجات یافتہ ہونے والے ہیں۔ شاید اپنے خیالوں میں ہوں مگر وہ یاد رکھیں کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو پہلے نے ہی اپنے بندوں کو درشن دیدیا کرتا ہے یہ ہوا تو پھر شاعر سچا ہے ؎

جن کو درشن ات ہے انکو ات لے آت
جنکو درشن ات نا انکو ات نہ آت

گھر کی بات مسلمان غیر احمدیوں کا حال

اسیطرح مسلمانوں میں بھی جسقدر فرقے پائے جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو نجات یافتہ جانتے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو جہنمی گردانتے ہیں۔

حالانکہ جو اختلاف وہ ادنیٰ اور غیر ضروری مسائل پر ہے جن کی معافی کا عام وعدہ ہے کہ شرک کے سوائے اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار مسلمانوں کو بخش دیا

کرتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت [illegible]

نکتہ معرفت

پیارے ناظرین احمدی نکتہ خیال سے عمل صالح سے یہ مراد ہے کہ جسطرح سیدنا وافضلنا حضرت نبی کریم کو ختم النبیین وختم المرسلین مانا جاتا ہے اسی طرح سے حضرت مسیح موعود کو ختم الخلفا مان کر احمدی جماعت میں راستبازی کا لباس زیب تن کیا جاوے اور وہ یوں کہ اُن کے جانشین کی بیعت کو قبول کر کے آپ کو اپنی خواہشوں سے موت دے اور زندگی تعلیم کو پاکر دین کو دُنیا پر مقدم کریں من آمن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا [illegible] کا یہی اصلی مطلب اور اس کی علت غائی ہے سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو پھر میں کہتا ہوں کہ خوب یاد رکھو کہ یہی نجات کا ایک اعلیٰ خاصہ ہے اب یہ وہ نجات کہ جسکو ہم دوسرے الفاظ میں مکت ہونا۔ حیات ابدی حاصل کرنا اور نجات کا حاصل کر لینا اپنی زبان میں بولا کرتے ہیں۔

سو مبارک ہیں وے لوگ جو مسلمان ہیں اور بہت ہی مبارک ہیں وہ مسلمان جو احمدی ہیں اور محمدی ہیں۔ اسلام کے فرمانبردار اور شیدائی جا بجا نظر آتے ہیں کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان ادھورے دنوں میں اور تنگی کے ایاموں میں اپنے تن من اور دھن کو زندہ خدا پر قربان کر رکھا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے لئے سچے درد اور حقیقی پیڑیں اُٹھ رہی ہیں اُنکا مال۔ عیال۔ عزت آبرو سبھی خدا کی نظر ہو چکے ہیں یہ کھاتے ہیں تو خدا کے لئے پیتے ہیں تو خدا کے لئے بیٹھتے ہیں تو خدا کے لئے اُٹھتے ہیں تو خدا کے لئے ان کا بیاہ کرنا کرانا اور دیگر سب خدا کے لئے ہی ہے۔ جب ہے تو پھر خدا نے بھی اپنے پیار کرنے والوں کے لئے وہ وہ انعام ٹھہرا رکھا ہے کہ جسکا بیان کرنا تو کجا خیال جمانا بھی دشوار ہے۔

ہاں ہم اتنا کہنے کا ضرور مقدور رکھتے ہیں کہ بہشت بریں میں خدا کا متعدی دیدار اور نبی کریم کی خاص سنگت ہے جو جملہ انبیاء کرام۔ صلحاء شہداء غوث۔ قطب ابدال۔ خلفاء اور خاتم الخلفا اور مومن مسلمان کی مفرزی آرامگاہ ہے٭

جو خیال سے پرے اور بیان سے عظیم الشان ہے یہ اسلام کی سچی فرمانبرداری کا اصلی نتیجہ ہے فالحمد للہ

خواہش نہ ہمیں حور کی اور نہ قصور کی
مولا ہمیں رضا ہے تیرے حضور کی

باقی داشتہ

والسلام دعا کا طالب ساچیال رحیم بخش نو مسلم

ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز

کل مولوی محمد طلحہ صاحب سے الوہیت مسیح پر ایک یسوعی سے گفتگو ہوتی رہی چونکہ شام کا وقت تھا اور گفتگو طول پکڑتی جاتی تھی اس لئے بحث کو دوسرے دن پر یعنی آج بتاریخ ۳۰۔ مئی موقوف رکھا گیا اور یسوعی صاحب نے حتمی وعدہ کیا کہ کل صبح نو بجے ضرور بالضرور آپ آویں اور گفتگو کریں اور اسلامی ٹیچنگز اور کرسچن ٹیچنگز پر گفتگو کریں اور دونوں کا مقابلہ کر کے حق اور باطل میں امتیاز کریں۔

واپس آکر مولانا موصوف نے ایک احمدی (مولوی محمد سلیم احمدی) سے جا کر ذکر کیا اُنھوں نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ضرور جا کر گفتگو کرینگے۔ یسوعی صاحب سے گفتگو کے درمیان مولوی محمد سلیم احمدی کا بھی ذکر آیا اور اُنھوں نے (یسوعی صاحب) کہا کہ وہ بالکل جاہل ہیں نہ تو علم ادب آتا ہے نہ منطق نہ فقہ نہ فلسفہ۔ غرضیکہ بالکل کورے ہیں جواب دیا گیا کہ اگر بالفرض وہ جاہل مطلق ہی سہی لیکن وہ آپ سے بطور سائل کے سوال کرینگے اور آپ کو ان کی تشفی کرنی چاہیئے٭

دوسرے روز ہم لوگ یسوعی صاحب کے مکان پر گئے مگر ان کا دروازہ بند تھا اور وہ گھر سے غائب تھے۔ آخر مجبوراً ہم کو واپس آنا پڑا

احمدی جماعت کے لئے بہت ہی خوشی کا مقام ہے کہ میں پوری ایسی چھوٹی سی جگہ میں ایک احمدی نے جسکو یسوعی صاحب جاہل مطلق صرف اپنے ظن سے سمجھتے تھے گفتگو کے لئے کہا تو گریز کر گئے اور اُنکو واضح طور سے معلوم ہو گیا کہ وہ اور ہستی ہے جو احمدیوں کے اندر کام کرتی ہے۔

افسوس ہے یسوعی صاحبان کی عقلوں پر کہ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں زک پر زک اُٹھاتے ہیں لیکن توہم پرستی اور باطل عقائد سے باز نہیں آتے۔ اور مرغ کی ایک ہی ٹانگ والی مثل ہانکے جاتے ہیں

اخیر میں دعا ہے کہ اے قدوس اے سمیع بصیر خدا تو ان کی آنکھیں کھول جو پردہ ان کے سامنے حائل ہے اسکو دور کر دے تا کہ یہ حق اور باطل میں تمیز کر سکیں٭ آمین۔ خادم العلماء محمد دین

البشریٰ

۱۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اسکا مجموعہ حصہ اول قبلہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب جنکو خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے جنہوں نے ہستی باریتعالیٰ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ر ہے تا کہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے۔

ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان۔ قادیان

ناظرین بدر کیلئے خاص رعایت

دہلی کا مشہور رسالہ احمدی جو تائید سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سنہ ۱۹۱۱ء سے زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی جاری ہے دو سال میں بفضلہ خدا اس سلسلہ کے مشہور مخالف مسٹر ثناء اللہ اینڈ کو ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر کے قرضہ سے جو احمدیوں کے ذمہ اُسکا تھا سبکدوش ہو کر امرتسری کا تمام قرضہ بے باق کر چکا ہے۔ چونکہ ادائیگی قرضہ کے طریق سے تمام احباب سلسلہ کو واقف کرنا ضروری سمجھا گیا اس لئے دونوں سالوں کی مکمل جلدیں جن کی اصلی قیمت   ہے ناظرین بدر کو نصف قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک میں سو خریدار کو دیجائینگی۔

درخواست بنام منظور الحق دہلی بھیجنی چاہیئے۔

عیسائی مذہب کی موت

اور زندگی اسبات پر منحصر ہے کہ یسوع مسیح کفارہ ہو کر لعنتی ہوا - اور کفارہ کی جان صرف یسوع مسیح کی صلیبی موت میں ہے - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُترا اور زندہ ہی قبر میں رہا تو بس اسی ایک بات سے عیسائی مذہب مرجاتا ہے اور یسوع مسیح سے لعنت کا طوق اُتر جاتا ہے *

ناظرین کو علم ہوگا کہ عیسائی لوگ یسوع مسیح کے کفارہ کا اعتقاد اپنی مذہبی کتب اناجیل اور رسائل منسلکہ کی بنا پر رکھتے ہیں لیکن لطف تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اندرونی تحقیقاتیں آجتک نہ اُن کتب کی حقیقت کی صحت پر اور نہ ہی اس بات پر مطمئن ہوتی ہیں کہ جن لوگوں کے نام پر یہ انجیلیں مشہور ہیں فی الواقعہ انھیں کی تصنیف ہیں - سینکڑوں انجیلوں کا شروع زمانہ میں موجود اور مروج ہونا اور کئی سو برس بعد ان چاروں اناجیل کا نمودار ہو کر گرجا میں داخل ہونا ان کے پایہ اعتبار کو بہت کم کر دیتا ہے اور چند پادریوں کے گرجا کے صدر مقام پر بہت ساری انجیلوں کو رکھ کر دعا کرنا کہ جو اصل کتابیں ہیں ان کو اوپر رہنے دیا جائے اور جو فرضی ہیں نیچے گر جائیں اور تصدیق کارروائی کے لئے کریسنٹ وغیرہ متوفی پادریوں کی قبروں پر رات بھر کاغذوں کو رکھ چھوڑنا اور دن کو اُن کاغذوں پر اُن متوفیوں کے دستخطوں کا موجود ہونا اور یوحنا کے وہمی مکاشفہ پر چار کے عدد کی ضرورت قرار دینا ایسی وہمی اور دور از واقعات باتوں پر اُن اناجیل کی ہستی کا مدار ان کی بے اعتباری کے لئے کافی سامان ہے - بایں ہمہ اناجیل کا کوئی مصنف واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھنے کا مدعی نہیں - اور اس کے علاوہ اس کا چال چلن اعتقادی اوہام اور غلو کی زیر باری سے ایسا مخدوش ہے کہ اگر وہ چشمدید گواہی دینے کے مدعی ہوتے تو بھی جب تک خارجی ثبوت اس کے موید نہ ملجاتے اُس وقت ان کی باتیں قبول ہونے کے لائق نہ سمجھی جاتیں آج ہم ایک ایسی عجیب وغریب کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام

"واقعہ صلیب کی چشمدید شہادت"

اس کتاب کا مصنف فرقہ اسیری کا ایک اعلیٰ رکن تھا - یہی فرقہ مختلف صورتیں بدلتا ہوا آجکل کے فریمسن قالب میں آیا ہوا ہے - اس فرقہ کے لوگ نہایت مرتاض - متقی - نیک چلن - دنیا سے منقطع ہوتے تھے - کتاب کے دیباچہ میں اُن کا مفصل حال لکھا گیا ہے - مصنف کے اعلیٰ چلن اور راستبازی کی تعریف اس فرقہ میں اُس کا مرتبہ آپ ہی پیش کرتا ہے - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ یسوع مسیح بھی اُس فرقہ کا ایک رکن تھا - صلیب کے واقعات کو مصنف اپنی چشمدید شہادت سے لکھتا ہے اور اُس کے لکھے ہوئے واقعات میں وہ تمام کارروائیاں درج کی گئی ہیں جو سلاطوس حاکم وقت اور یوسف ارمنی اور نقادیمس اور دیگر اہل سلسلہ اسیری نے یسوع مسیح کو صلیب کی موت سے بچانے کے لئے کامیابی کے ساتھ کیں اور خود مصنف انھیں لوگوں میں سے ایک تھا - یہ کتاب یسوع مسیح کے صلیب سے زندہ اُترنے اور کفارہ کی لعنت سے اُس کو بری کرنیکا ایک بے نظیر ثبوت ہے یہ کتاب جرمنی زبان سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر یورپ و امریکہ میں شائع ہوئی اور اپنے ملک کے فائدہ کے لئے ترجمہ کیا ہے اور ابتدا میں ایک دیباچہ بہت محنت اور تحقیقات سے لکھا ہے جس میں مصنف اور فرقہ اسیری یعنی پرانے فریمیسنری کے حالات کتاب کی اصلیت انجیلوں سے یسوع مسیح کا صلیب سے زندہ اُترنے کا ثبوت وغیرہ امور ضروریہ بہت وضاحت سے لکھے ہیں یہ دیباچہ اور اصل کتاب دونوں قابل دید ہیں -

اس کتاب کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ عیسائی مذہب دنیا میں اب زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ عجب انگیز ملک گیری کی کارستانیاں مذہب کی بدولت نہیں بلکہ حسن انتظام اور کوشش کے بدولت حاصل ہو رہی ہیں - مذہب تو ایک بیجان چیز اُن کے ہاتھ میں ہے - پس اے مسلمانوں کوشش کرو کہ جلد عیسائی مذہبی لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ حق کو پالیں - اُن کی تمام کارروائیوں کے صلے میں آپ کا فرض یہی ہے کہ آپ اُن کو غلط فہمیوں سے آگاہ کریں - اس کتاب کی اشاعت ہر ایک غیور مسلمان پر فرض ہے - اس کتاب کو میاں نذیر احمد نے بہت خوشخط چھپا کر شائع کیا ہے + قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کے یہ پتہ ہیں:

نذیر احمد - معراج منزل - نولکھا - لاہور

میاں محمد سعید - عزیز ہوس انارکلی لاہور

چشمہ زندگی کے مطالعہ سے محروم رہنا سخت بدقسمتی ہے

۱۲/۱۲

کیونکہ ذیل کی معزز شخصیتوں نے اس کو از حد مفید بتلا کر اسکا مطالعہ آپ کیلئے ضروری قرار دیا ہے حضرت حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب قادیانی۔ حاذق الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دہلی آنریبل خانبہادر سیٹھ آدم جی صاحب مجسٹریٹ راولپنڈی۔ خانبہادر سردار خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ریٹائرڈ پشاور۔ جناب محمد حیات خانصاحب سب ڈویژنل افسر ڈیرہ بن۔

ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ

مشہور علامہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ

جناب پیر گیلانی صاحب جنگل خیل کوہاٹ

۵۰۳ صفحے کی مجلد کتاب باتصویر رنگین ۱۸×۲۲ سائز کی کتاب قیمت عہ محصول ۲/

انسانی صحت کی سخت دشمن

قبض سے بےخبر نہ رہو

بلکہ

کتاب شودھن ودھی

قیمت ۸/ منگوا کر بغور مطالعہ کریگے ایک از حد مفید دستی کرم طریق علاج اور سچائی سے واقفیت پاکر دائمی صحت پاؤ .... ۵۰ ہزار مرد عورت بچے اس سے گذشتہ چھ سالوں کے اندر مستفید ہو چکے ہیں

پس آپکو بھی

رشیوں۔ اسلامی حکماء اور مغربی علماء سے مستند سچائی آدرستی جنتر کی آزمائش کیجئے جس کی تعریف میں زمانہ خاموش ہے مکمل سامان اعلیٰ قسم دیرپا قیمت پانچروپے محصولڈاک ۱۲/

ذیل کے اصحاب آدرستی جنتر کی تعریف اور تصدیق بارہا کر چکے ہیں جو اخبارات اور رسالجات میں شائع ہوتی رہی لالہ رلا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ اور رائے بہادر لالہ کنہیا لعل صاحب اگزیکٹو انجینئر دہلی ڈاکٹر درگا دت صاحب میڈیکل افسر ستواری۔ جناب سعد اکرم خانصاحب تحصیلدار جموں۔ لالہ گرچند صاحب بی۔ اے ڈویژنل افسر فارسٹ سرینگر۔ جناب رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل افسر مردان۔ چودھری کرم الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ احمد نگر

حکیم غلام قادر صاحب ہریانہ

نوٹ۔ ہزاروں شکریہ کے بلا طلب تعریفی خطوط اور بارہا کی فرمائشیں راستی کا زبردست ثبوت ہیں۔ آپ بھی فیض اٹھاؤ ٭

مہتمم کرطبی مشورہ کا پتہ۔ مہتہ سیتارام دت وید کویراج آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

رفاہ عوام وخواص

۲۱/۱

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے اکثر آنکھوں کے مریض ابتداء میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش ڈھلکہ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتی کہ آخر اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں ہمنے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جنکی حذاقت کا ایک جہان مدح خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اسکا موتی اور قیمتی اجزا ہیں آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر پھینکدیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کیواسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار رہے۔ حفظ ما تقدم کیواسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے ہمنے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بلحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے بہت کم فائدہ اٹھائیں اور اسکے نفع کو عام اور عالمگیر بنایا جاوے قیمت ایکتولہ عہ محصولڈاک

المشتہر حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا
پین ہیلر ۱۲/۱

اندرونی درد پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی درد موچ چوٹ سے یا گھیا کے سبب۔ پنجر۔ گردن وغیرہ میں جیسا درد ہو اس کی مالش سے جاتا ہے داڑھ۔ مسوڑہ کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲/ فی شیشی محصول ۵/

فہرست جس میں سارٹیفکٹ وغیرہ درج ہیں بلا قیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶- تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمہ حیات ۱۰/۱۲

ڈاکٹران یورپ و امریکہ کی تحقیقات کا نچوڑ بچپن کی غلط کاریوں کا تریاق ہے۔ اس کتاب میں مرض جلق۔ جریان سرعت۔ احتلام اور نامردی وغیرہ کی کامل تحقیقات ان کے اسباب علامات اور نتائج بوضاحت درج ہیں اور اخیر میں ان تمام امراض کا علاج حسب سبب مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات کے ذریعہ درج کیا گیا ہے۔ گویا نایاب اور قابل دید کتاب ہے + قیمت صرف ۸/ حکیم مرزا عنایت خاں - حیرت - امرتسر - کڑہ سفید

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں اور قیمت مبلغ عہ

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور